لَا تَہِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (القرآن الکریم)

# الہلال

## ایک ہفتہ وار مصوّر رسالہ


مدیر مسئول و مُحرّرِ خصوصی

مسلا کی قوم ابو الکلام الدہلوی

قیمت
سالانہ ۸ روپیہ
ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

مقام اشاعت
۷ . ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ
کلکتہ

نمبر ٤ — کلکتہ: چہار شنبہ ۱۸ شعبان ۱۳۳۱ ہجری — جلد ۳

Calcutta Wednesday, July , 1913.

## لاکھوں بے خانماں مہاجرین

### قسطنطنیہ کي گلیوں میں

## الہلال کلکتہ - سالانہ قیمت مع محصول صرف آٹھہ آنہ !!!

آج دفتر الہلال میں دو تار دفتر تصویر افکار، اور ڈاکٹر مصباح کے پہنچے ہیں کہ " خدا کے کیلیے یورپین ترکي کے اُن لاکھوں بے خانماں مہاجرین کے مصائب کو یاد کرو، جنمیں ہزارہا بیمار عورتیں اور جاں بلب بچے ہیں - جنکو جنگ کي ناگہاني مصیبتوں کي وجہ سے یکایک اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا، اور جنکی حالت جنگ کے زخمیوں سے بھي زیادہ درد انگیز ہے - جو مرگئے، انکو دفن کردیں، جو زخمیں ہیں انکو شفا خانے میں لے آئیں، لیکن جو بد نصیب زندہ، مگر مردے سے بد تر ہیں، انکو کیا کریں ؟ "

دفتر الہلال حیران ہے کہ اس وقت اعانت کا کیا سامان کرے ؟ مدد کیلیے نئي اپیلیں کرنا شاید لوگوں کو نا گوار گذرے کہ ہلال احمر کا چندہ ہر جگہہ ہو چکا ہے، اور تمسکات کا کام بھي جاري ہے - مجبوراً جو کچھہ خود اسکے اختیار میں ہے، اسي کیلیے کوشش کرتا ہے -

( ۱ ) کم از کم وہ ایک ماہ کے اندر دو ہزار پاونڈ یعنے ۳۰ - ہزار کي رقم مخصوص اعانۂ مہاجرین کیلیے فراہم کرنا چاھتا ہے، کیونکہ ہلال احمر کے مقصد سے جو روپیہ دیا جاتا ہے، اسکو خلاف مقصد دوسري جگہ لگانا بہتر نہیں - اسکي اطلاع آج ھي ترکي میں بھیجدي گئي ہے -

**اِس بارے میں جو صاحب**
**مدد اعانت فرمائیں گے**
**فاجرہ علی اللہ،**

ورنہ وہ دوسروں پر بار ڈالنے کي جگہہ، خود ھی اس رقم کو اپني جانب سے پیش کرنا چاھتا ہے -

( ۲ ) اسکي صورت یہ ہے کہ بلا شک نقد تیس ہزار روپیہ دینا دفتر کے امکان سے باہر ہے، مگر یہ تو ممکن ہے کہ تیس ہزار روپیہ جو اُسے مل رہا ہو، وہ خود نہ لے، اور اس اشد ترین ضرورت اسلامی کیلیے وقف کردے ؟

( ۳ ) یقینا میں ۳۰ - ہزار نہیں دیسکتا، لیکن آپ کیوں نہیں مجھے ۳۰ - ہزار روپیہ دیتے، تاکہ میں دیدوں ؟

( ۴ ) پس آج اعلان کیا جاتا ہے کہ **دفتر الہلال چار ہزار الہلال کے پرچے ایک ایک سال کیلیے اس غرض سے پیش کرتا ھے - آج کي تاریخ سے ۳۱ جولائی تک جو صاحب آٹھہ روپیہ قیمت سالانہ الہلال کي دفتر میں بھیجدینگے**، انکے روپیہ میں سے صرف آٹھہ آنہ ضروري اخراجات خط وکتابت کیلیے وضع کرنے باقي ساڑھے سات روپیہ اس فنڈ میں داخل کردیا جائیگا، اور ایک سال کیلیے اخبار اُنکے نام جاري کردیا جاے گا - گویا ساڑھے سات روپیہ وہ اپنے مظلوم و ستم رسیدہ برادران عثمانیہ کو دینگے، اسکا اجر عظیم اللہ سے حاصل کرینگے، اور صرف آٹھہ آنے میں سال بھر کیلیے الہلال بھي ( جو جیسا کچھہ ہے، پبلک کو معلوم ہے ) انکے نام جاري ہوجایگا - اس طرح چار ہزار خریداروں کی قیمت ۳۰ - ہزار روپیہ فراہم ہو سکتا ہے اور دفتر الہلال اُسے خود فائدہ اٹھانے کي جگہ، اس کار خیر کیلیے وقف کردیتا ہے -

( ۵ ) اس وقت ماھوار تین سو تک نئے خریداروں کا اوسط ہے - لیکن دفتر ۳۰ - جون تک کیلیے اپني تمام آمدني اپنے اوپر حرام کرلیتا ہے - دفتر، اس وقت تک کئي ہزار روپیے کے نقصان میں ہے، اور مصارف روز بروز بڑھتے جاتے ہیں، تاہم اس تار کو پڑھکر طبیعت پر جو اثر پڑا، اس نے مجبور کردیا، اور جو صورت اپنے اختیار میں تھي، اس سے گریز کرنا، اور صرف دوسروں ھي کے آگے ہاتھہ پھیلاتے رھنا، بہتر نظر نہ آیا - یورپ میں اخبارات کے دفتر اپني جیب سے ہزاروں روپیہ کار خیر میں دیتے ہیں - شاید اردو پریس میں یہ پہلي مثال ہے، لیکن اسکي کامیابي اس امر پر موقوف ہے کہ برادران ملت تغافل نہ فرمائیں اور اس فرصت سے فائدہ اٹھاکر فوراً درخواست خریداري بھیجدیں - ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم -

یورپین ترکي کے بے خانماں مہاجرین
جامع ایاصوفیا کے سامنے

( ۶ ) الہلال - اردو میں پہلا ہفتہ وار رسالہ ہے، جو یورپ اور ترکي کے اعلے درجہ کے با تصویر، پر تکلف، خوشنما رسائل کے نمونے پر نکلتا ہے - اسکا مقصد وحید دعوت الی القران، اور امر بالمعروف و نہي عن المنکر ہے - محققانہ علمي و دیني مضامین کے لحاظ سے اسکے امتیاز و خصوصیت کا ہر موافق و مخالف نے اقرار کیا ہے - اُس نے ہندوستان میں سب سے پہلے ترکي سے جنگ کي خبریں براہ راست منگوائیں، اسکا باب "شئون عثمانیہ" ترکي کے حالات جنگ کے واقعات صحیحہ معلوم کرنے کا مخصوص ذریعہ ہے - "ناموران غزوۂ طرابلس و بلقان" اسکي ایک با تصویر سرخي ہے، جسکے نیچے وہ عجیب و غریب موثر اور حیرت انگیز حالات لکھے جاتے ہیں، جو اپنے مخصوص نامہ نگاروں اور خاص ذرائع معلومات سے حاصل کیے جاتے ہیں - مقالات، مذاکرۂ علمیہ، حقائق و دقائق، المراسلۃ و المناظرۃ، اسئلۃ و اجوبتہا اسکے دیگر ابواب و عنوان مضامین ہیں - آٹھہ آنے میں شاید ایک ایسا اخبار برا نہیں -

( ۷ ) درخواست میں اس اعلان کا حوالہ ضرور دیا جاے، اور کارڈ کي پیشاني پر " اعانۂ مہاجرین " کا لفظ ضرور لکھا جاے -

و لا تهنوا و لا تحزنوا و انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین
القرآن الحکیم

AL-HILAL

Proprietor & Chief Editor

Abul Kalam Azad

7/1 McLeod street,

CALCUTTA.

Telegraphic Address.

"AL-HILAL"

Yearly Subscription, Rs. 8.

Half-yearly " " 4-12

# الهلال

ایک ہفتہ وار مصور رسالہ

مدیر مسئول و محرر خصوصی

احمد المکنی بابی الکلام الدہلوی

مقام اشاعت

۷ - ۱ مکلاوڈ اسٹریٹ

کلکته

عنوان تلغراف

« الہلال »

قیمت

سالانہ ۸ روپیہ

ششماہی ٤ روپیہ ۱۲ آنہ

نمبر ٤ | کلکتہ: چہار شنبہ ۱۸ شعبان ۱۳۳۱ ہجری | جلد ۳

Calcutta : Wednesday, July 23, 1913.

## فہرس

**شــذرات**

تسخیر ادرنہ ۲

ہفتۂ جنگ ۳

**مقــالات**

رفتار سیاست ۹

**رثایق ر حقایق**

لاتلقوا بایدیکم الی التہلکۃ ۱۲

**مــذاکرۂ علمیــہ**

فلسفۂ تشکیکیہ ١٦

**مراسلات**

حادثۂ مسجد کانپور کي مسئولیت ۱۸

**تاریخ حسیات اسلامیۂ مسلمانان ہند کا ایک ورق**

**اعانۂ مہاجرین** ۲۰

فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ [٦] ۲۰

## تصــاویــر

غازي انور بے ۲

ایک ترک کے سر پر بلغاري جبراً صلیب کا نقشہ بنا رہے ہیں ۱۱

## اطلاع

( ۱ ) واقعۂ تسخیر ایڈریا نوپل کے متعلق ہندوستان بھر کے مسلمانوں کو اجماعي لہجے میں یہ آواز بلند کرکے گورنمنٹ ہند سے درخواست کرني چاہیے کہ مسلمانوں کا یہ عمومي پیغام ہوم گورنمنٹ کو پہونچادے کہ اس موقع پر تمام اسلامي دنیا برطانیہ عظمی سے دولۃ عثمانیہ کي امداد کي متوقع ہے ' لیکن اگر کسي وجہ سے ' اعانت میں قدم نہیں بڑھا سکتي تو کم از کم یہ تو ہو کہ ترکوں پر دباؤ ڈالنے میں شریک نہ ہو - یہ آخري وقت ہے ' انگلستان نے اب بھي خیال نہ کیا تو نہ معلوم اسلامي جذبات پر کیا اثر پڑیگا ؟

( ۲ ) حادثۂ کانپور کے متعلق ہندوستان کے مختلف مقامات میں متعدد جلسے ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں - سب سے زیادہ تعجب کي بات یہ ہے کہ مسلم لیگ نے بھي پروٹسٹ کیا ہے - وہ مسلمان جو گورنمنٹ کے کسي حکم پر نکتہ چیني کو شرک باللہ و شرک في الرسالۃ تو نہیں ' مگر ایک تیسري قسم کي شرک (شرک في الحکومۃ) ضرور سمجھتے ہیں ' اُن کو سوچنا چاہیے کہ لیگ جیسي مجلس جس کي آفرینش ہي اسي لیے ہوئي تھي کہ قوم میں گورنمنٹ کي طاعت و عبادت کے جذبات کو پھیلائے ' جب اس حکم پر اعتراض کر رہي ہے تو ایسي حالت میں اُن کي خاموشي کہاں تک موزوں مانی جائیگي ؟

( ۳ ) اس نمبر میں صفحات کے ہندسے غلط ہوگئے - صفحۂ ۹ ' ٦۹ کو صفحہ ٥ ' ٦٥ سمجھنا چاہیے ' یہي ترتیب آخر تک ہے -

# شذرات

## تسخیـــر ادرنه

صبح امیـد که بد معتکف پردۂ غیب
گو بروں آے که کار شب تار آخر شد

ادرنه ( ایڈریانوپل ) مسخر هوگیا ' فاتحان عثمانی شهر میں داخل هوگئے ' دنیا نا امید هوچکي تهی ' یورپ سمجهه چکا تها که ترک جاں بلب هیں ' اب وہ اقدام کے قابل هي نهیں رهے ' لیکن قدرۃ کاملہ کے دست اعجاز نے اُسي بیمار سے تندرستوں کو شکست دلائي - ترکوں کا اجتماع هوتے هي بلغاري مرعوب هوکر بهاگ نکلے ' اپنے استحکامات جو بڑي کوششوں سے استوار کیے تھے اور اُن کو ناقابل تسخیر سمجھے هوے تھے ' آپ ڈهادیے ' اور خدا کا وعدہ پورا هوگیا که قانون الهي کے حدود توڑنے والے اور تعلیم رسالت کي بے حرمتي کرنے والے انجام کار تباہ و برباد و خستہ و خراب هوکر رهینگے -

غـازي انـور بے ایڈریانوپل میں داخل هورهے هیں

هو الـذي   وہ خدا هي هے جس
اخرج الذین   نے اهـل کتـاب
کفـروا من   کي اُس جماعت
اهل الکتاب   کو که انتقـام الهي
من دیارهـم   کي منـکر هوچکي
لاول الحشر ' تهـي ' اُس کے
ما ظننتم ان   گهروں سے مسلمانوں
یخـرجـوا '   کے پہلے هي اجتماع
وظنـوا انهم   میں نـکال باهـر
مـانعتهـم   کیـا ' مسلمـان
حصـونهـم   سمجھے تھے که نه نـکل
من اللـه '   سکینـگـے ' اور
فاتا هم الله   خـود اُن کو بهي
من حیث   گمان تها که اُن کے
لم یحتسبوا '   قلعے خدا سے اُن کو
و قـذف   بچـا لینگـے ' آخر
في قلوبهـم الـرعب   اس طرح غضب الهي نازل هوا که
یخـربون بیـوتهـم   اُن کے وهم و گمان میں بهي نه تها -
بـا یدیهـم و ایـدي   اُن کے دلوں پر رعب و هیبت چهاگئي '
المـومنین ' فاعتبـروا   اپنے گهروں کو اپنے هاتهوں هي ویران
یا اولی الابصـار ' ولولا ان   کرنے لگے - مسلمانوں نے بهي اس
کتـب اللـه علیهـم   ویراني میں اُنهیں مدد دي - جن
الجـلاء لعذبهـم في   لوگوں کے آنـکهیں هوں اُنهیں اس
الدنیا ' ولهـم في الاخرۃ   واقعے سے عبرت حاصل کرني چاهیے -
عذاب النـار ' ذلك   خدا اگر اُن کي قسمت میں اخراج
بانهم شاقوا الله و رسوله '   نه لکهه دیے هوتا تو دنیا هي میں اُن کو
و من یشـاق اللہ فان   عذاب دیتا ' اور آخرت میں تو اُن کے
الله شـدید العقـاب   لیے آگ کا عذاب هے - سبب یه هے
( ۵۹ : ۲ - ۴ )   که خدا اور رسول کي تعلیـم سے

اُنهوں نے منهه موڑلیے ' اور جو ایسا کرتا هو اُس کو یقین کرلینا چاهیے که خدا کا عذاب نهایت سخت هے -

ایڈریانوپل کو جب بلغاریوں نے فتح کیا تو اپریل کے فورٹ نائیٹلي ریویو میں ایک مشهور انگریز ( مسٹر هربرٹ ویوین ) نے لکها تها که " ایک اسلامي پیغام اناطول کے صحرا و جبل میں اس خبر کو مشتهر کرتا هوا گذرا هے که پرانے مهیب فرماں روا ( ترک ) کي حاکمانه زندگي کا آفتاب ڈهل گیا ' عجیب و غریب طلسماتي قلعه ٹوٹ گیا ' جهاد ' اسلامي اتحاد ' اور بے شمار مسلمان جنگجویوں کے غیظ و غضب کے دهوکے کهل گئے " لیکن اب اُن کو یقین کرنا چاهیے که اسلام کي طاقت کو فریب سمجهنے میں وہ خود دهوکے میں تھے - اسلام اپني قهاري کے نتائج دکهانے میں کبهي ناتوان و ضعیف نه نکلیگا - اُس نے ایک مدت سے پیغام دے رکها هے ' اور یه پیغام پورا هو کر رهیگا که :

سیـهـزم الجمـع   کفار کي جمعیت عن قریب منهزم هو
و یولـون الـدبر ' بـل   جائیگي ' اور وہ پیٹهه دکها کر بهاگینگے '
السـاعـة   بلکه ابهي اُن کا وعدہ
موعدهـم '   هے ' اور وہ گهـڑي
و السـاعـة   بـڑي مصیبت کي
ادهي وامر '   تلخ ترین گهڑي هے -
ان المجرمین   یه گنهگار هیں ' یه
فـي ضـلال   گمراهي اور آگ
و سعـر '   میں هیں ' وہ دن
یـوم   آنے والا هے جب که
یسحبـون   منهـه کے بهـل یه
فـي النـار   آگ میں کهینچے
عـلـی   جائینگے ' اور ان سے
وجوههـم :   کها جائیگا که عذاب
ذوقوا مس   دوزخ کا مزہ چکهو -
سقر ' انا کل   هم نے هر چیز کو
شي خلقناہ   اندازے سے پیدا کیا
بقـدر ' ومـا   هے - همارے حکم
امـرنا الا   کو ایک ذرا آنکهه
واحـدۃ   جهپکنے کي طرح
کـلـمح   پهونچا هوا سمجهو -
بالبصر ' ولقد   دیکهتے نهیں که هم
اهلـکـنـا   نے تمهارے حامیوں
اشیـاعکـم   کو هلاک کر ڈالا -
فهـل من مـدکر ؟   کیا اب بهی تم میں کوئی غور و فکر سے
( ۵۴ : ۳۱ - ۳۷ )   کام لینے والا نهیں هے ؟

تسخیر ایڈریانوپل کي ناموري میں موجودہ صدر اعظم دولة عثمانیه ( شاهزادہ سعید حلیم پاشا ) اور غازي انور بے کي قابلیت و موقع شناسي کو خاص دخل هے - اول الذکر خاندان خدیوي ( مصر ) کے ایک مشهور رکن رکین هیں ' اور ابتدا هي سے مجلس اتحاد و ترقي کے کاموں میں غازي انور بے کے دست و بازو رهے هیں - جب پہلے پہل اُن کو وزارت خارجیه تفویض هوئي تهي ' تو اُن کي ناتجربه کاري کي بنا پر عام اختلاف کیا گیا تها ' اور جب وزارت عظمی پر فائز هوئے تو یه اختلاف شورش انگیز مخالفت کي حد سے بهي گزر گیا - مادي دنیا ' کمزور اسباب پرست طبیعتیں کب واقف تهیں که خدا کو جب کوئي کام لینا هوتا هے تو وہ ایک ادنی سے ادنی مخلوق سے بهي اعلی سے اعلی کام لے سکتا هے ' اگر اُس کی مشیت مقتضي هوئي تو اس کام کو حد تکمیل تک پهونچا دیگا ' ورنه ریڈیم کي شعاعیں رات کي تاریکي

نہ بھی مٹا سکیں تو یہی بہت ہے کہ ایک بار روشن تو ہوگئیں -

انور بے ایڈریا نوپل میں داخل تو ہوگئے مگر یورپ کے انصاف و صداقت سے مطلق امید نہیں ہے کہ تسخیر ایڈریا نوپل سے وہ ترکوں کو فائدہ پہونچنے دیگا - اُس نے ابھی سے فیصلہ رلیا ہے کہ ترک اپنی پیشقدمی سے باز نہ آئے تو یورپ کی تمام نصرانی حکومتیں مل کر اُن پر زور ڈالینگی ' اور اُن کے خلاف جنگی کارروائی کرینگی - " دنیا کی سب سے بڑی اسلامی سلطنت " ( انگلستان ) کے جنگی جہاز روانہ بھی ہوگئے ہیں ' اور فرانس بھی یہی تہدید کررہا ہے - روس کا الٹیمیٹم ( انذار ) بھی آنے ہی کو ہے ' اور اطالیہ نے تو اپنی راے ظاہر ہی کردی - جرمنی و آسٹریا کی جانب سے بھی کوئی امید نہیں ' لیکن خدا کی درگاہ سے ہنوز امید باقی ہے - باب عالی ابھی تک تو نہایت پر زور لہجے میں " جواب ترکی " دے رہا ہے -

تا بہ بینیم سر انجام چہ خواہد بودن ؟

---

مسٹر ڈبلیو - آر - پاٹن نے جزیرہ ساموس سے منچسٹر گارجین کو ایک خط لکھا ہے جس میں دکھایا ہے کہ یونان و اطالیا کا اپنی اپنی رعایا کے ساتھہ کیا طرز عمل ہے - یہ ترکی جزیرہ جنگ طرابلس کے بعد سے اطالیوں کے قبضے میں آگیا ہے ' خال خال مسلمانوں کے علاوہ زیادہ تر آبادی عیسائیوں کی ہے - خط کے آخر میں مسٹر پاٹن لکھتے ہیں کہ " اس جزیرہ کے باشندوں نے اطالیہ کے طرز حکومت کے خلاف ایک اپیل انگریزی وزارت خارجیہ میں بھیجی تھی ' جسکو ہنوز اخبارات میں شائع نہیں کیا گیا - اٹلی کے گورنر جنرل ( امیلو ) کی ظلم و ستم سے تمام جزیرے کے باشندے نالاں ہیں - اُنکا بیان ہے کہ اطالیہ کے جور و جفا کے سامنے ترکی کے مظالم کچھہ بھی حقیقت نہیں رکھتے - وہ دول یورپ سے اپیل کرتے ہیں کہ جب اسکا آخری تصفیہ ہو تو ہرگز یہ جزائر اٹلی کے قبضہ مین نہ رہیں کیونکہ یہ ثابت ہوگیا کہ یہ قوم دوسری قوم پر حکومت کرنے کے ہرگز قابل نہیں ہے "

نیر ایسٹ کے نامہ نگار نے صوفیا سے اُس کو اطلاع دی ہے کہ " مقدونیہ کی بلغاری رعایا جنکی املاک سرویوں اور یونانیوں نے زبردستی چھین لی ہیں ' روزانہ آ رہی ہیں - یہ عجیب و غریب قصہ سروی اور یونانی مظالم کے بیان کرتے ہیں ' اور کہتے ہیں کہ ترکونکے ہاتھوں اسکے مقابلہ میں کچھہ بھی ہم نے تکلیف نہیں اٹھائی تھی ' جسقدر اسوقت ظلم ہو رہے ہیں ' ایک رپورٹ مظہر ہے کہ سالونیکا ' فلورینا ' کاسٹوریکا کے جیل خانے بلغاریوں سے بھرے پڑے ہیں "

یہ مظالم ہیں جو مہذب نصرانی قومیں خود اپنے ہم مذہبوں کے لیے جائز رکھتی ہیں ' اور اس پر بھی تہذیب و تمدن میں فرق نہیں آتا ' پھر مسلمانوں کے قتل و غارت میں کیا باک ہے ؟

---

**ہفتۂ جنگ**

دنیا کی آنکھہ نے فتح کے بعد شکست ' عزت کے بعد ذلت ' اور عروج کے بعد زوال کے صدہا تماشے دیکھے ہیں ' مگر ان میں شاید ہی کوئی تماشا بلغاریا کی اس داستان ادبار بعد اقبال سے زیادہ سریع الوقوع ' درد انگیز ' اور عبرت آموز ہوگا -

ابھی چند ماہ ہوے کہ بلغاریا کی فوجیں چٹلجا اور ادرنہ کو گھیرے پڑی تھیں ' بلغاری توپوں کی گرج قسطنطنیہ میں سنائی دیتی تھی ' اور فرڈیننڈ نے کہا تھا کہ " اب قسطنطنیہ میں جا کے صلحنامہ پر دستخط ہونگے " لیکن یا سبحان اللہ ! چند ماہ میں دولاب حوادث کا رخ کسقدر بدلگیا ! اب قسطنطنیہ کے بدلے صوفیا کے کوچہ و بازار کوہ شکن توپوں سے گونج رہے ہیں - اور فرڈیننڈ اُس کے دست و بازو ' اعوان و انصار ' بلکہ اسکے حلفاء و ہمساز کہتے ہیں کہ " اب صوفیا میں صلحنامہ پر دستخط ہونگے " - و تعز من تشاء و تذل من تشاء بیدک الخیر انک علی کل شئ قدیر -

رومانی فوج میزڈرا تک پہنچگئی ہے - میزڈرا اور صوفیا میں ۳۱ - میل کا فاصلہ ہے - مدافعت کے لیے نہ اب روسی متطوعین ( والنٹیرس ) ہیں کہ وطن واپس جا چکے ہیں - اور نہ بلغاری سپاہی کہ ترکوں کی خون آشام تلوار اور انسان پاش توپوں کے نذر ہوچکے ہیں - اگر رومانی فوج بڑھے تو صوفیا کی تسخیر چند گھنٹوں کا کام ہے - اسلیے شاہ فرڈیننڈ اور اسکی ملکہ دونوں بھاگ گئے ہیں - ( ریوٹر نے اس خبر کی تعبیر اضطراب انگیز مگر غیر متیقن افواہ سے کی ہے )

ان یاس انگیز حالات کو دیکھکے فرڈیننڈ نے چارلس شاہ رومانیا کے سامنے پناہ اور اصطلاح سیاست میں صلح کے لیے دست سوال دراز کیا ہے - شاہ رومانیا کی طرف سے جواب یہ ملا ہے کہ سابقہ دوستی کی باز آمد کے ہم خود خواہشمند ہیں ' مگر مشورہ یہ ہے کہ پہلے ان تمام دول کے ذریعہ مبادی صلح طے ہو جائیں جنکا تعلق اس مسئلہ سے ہے -

ملکہ بلغاریا نے بھی پیشقدمی کے موقوف کرنے کے لیے اس امید پر تار دیا تھا کہ اسکی جنسیت اسکی درخواست کی شفیع ہوگی ' مگر یہ عالم سیاست ہے اسمیں عواطف و جذبات رقیقہ کا کیا ذکر - کہ لا قلب للسیاسۃ -

دل کے زخم ستم ظریفی سے کو گدائے گئے ' جواب آیا کہ پیشقدمی زیادہ سے زیادہ غور و فکر کے ساتھہ عمل میں لائی جائیگی -

رومانیا کو یونان اور سرویا سے توڑ لینے کے لیے بلغاریا نے گونا گوں تدبیریں کیں ' مگر دبستان یورپ میں سبق آموزی کا فخر صرف بلغاریا ہی کو حاصل نہیں ' رومانیا بھی اس فخر میں برابر کی سہیم ہے ' پھر جب یورپ کی یہ تلقین ہو کہ تم اس شخص کا ساتھہ دو جسکے ساتھہ قوت ہو ' تو رومانیا ' یونان اور سرویا کو چھوڑ کے بلغاریا کے ساتھہ کیوں ہوتی - رومانیہ کی طرف سے اعلان کردیا گیا کہ وہ تنہا صلح کرنا نہیں چاہتی -

۱۹ - کا تار ہے کہ رومانی فوج نے بلغاری فوج کو فرڈیننڈو میں ( جو لوم پلنیکا اور صوفیا کے مابین واقع ہے ) نہایت شرم انگیز شکست دی - بلغاری جنرل نے مع ۱۲ - توپوں کے ہتیار ڈالدیے - دول نے اعلان کردیا کہ بلغاریا کو پامال ہونے نہ دیا جائیگا - صوفیا پر قبضہ کرنے کی اجازت نہ دیجائیگی - اب رومانی فوج کا سیلاب مشرق کی طرف بڑھ رہا ہے ' اور رومیلی خطرہ میں ہے -

ان بلغاری بھیڑیوں کے شکار جب تک " ناپاک کفار " مسلمان تھے اسوقت تک داستان مظالم مبالغہ تھی ' مگر جب سے ان ستم پیشہ مہذب انسان اور حریت بخشان نصرانیت - کے پنجہ و دندان صلیب پرستوں کے جسموں پر چل رہے ہیں یہی مہذب انسان درندے کہے جاتے ہیں -

بلغاریوں کی سبعیت و درندگی نے یونان میں غیر معمولی جوش پیدا کردیا ہے - یونان کو اصرار ہے کہ اب صلح صوفیا میں جاکے ہوگی - فوجیں بلغاریا میں بڑھتی چلی جارہی ہیں ' جہاں کہیں مقابلہ ہوتا ہے بلغاری فوج ہتیار ڈالدیتی ہے - روسی سفیر نے اتھینس میں صلح

دي سلسله جنباني کي' تو جواب ملا که منظور' مگر اس شرط پر که بلغاريا حلفاء کے تمام مفتوحه مقامات سے دستبردار هو' اور تاوان جنگ دے - شهروں اور دهات کي بربادي سے جسقدر نقصان هوا هے اسکا معارضه دے - تهريس ميں يونانيوں کي جان' مال اور مذهبي آزادي کي ضمانت کرے' اور ايک مقرره مدت کے اندر فوج منتشر کردے -

سروي فوج سينت نکولس کے قريب پهنچگئی هے - بلغاري افسروں نے باشندوں کو شهر چهوڑ دينے کا حکم ديديا هے -

٢١ - کا تار هے که روسی سفير نے پهر يونان سرويا اور جبل اسود سے صلح کے ليے گفتگو کي - تينوں رياستوں نے بالاتفاق جواب ديا که وه صلح کے ليے بلغاريا سے براه راست گفتگو کرنے کے ليے تيار هے' مگر مبادي صلح پر دستخط سے قبل وه التواے جنگ کے ليے تيار نهيں -

٢٧ - مارچ کو جهاں هلال سرنگوں هوا تها وهاں اس خداے بدرو احزاب کي کارسازيوں نے تمام عالم اسلامي کے قنوط و ياس کے باوجود کل ٢١ - جولائي کو پهر اسے سربلند کر ديا - لندن ٹائمز کا نامه نگار صوفيا سے تار ديتا هے که ترک محافظ فوج کی خفيف مقاومت کے بعد ادرنه ميں داخل هوگئے -

انگلستان کے مايۀ افتخار مسٹر گليڈ سٹون يورپ کو تلقين کر گئے هيں که هلال سے جو صليب کے پاس آئے اسکو پهر هلال کے پاس واپس نه جانا چاهيے - اسليے ادرنه پهر ترکوں کے پاس آنا يورپ کيونکر گوارا کرسکتا تها؟

ترکي فوج ابهي بنير حصار هي تک پهنچي تهی که اتحاد ثلاثه ( انگلستان فرانس اور روس ) کا اضطراب بڑها' اور اسدرجه بڑها که سر رشته صبر هاتهه سے جاتا رها - تجويز هوئی اس خطرۀ روح فرسا کے متعلق غور کرنے کے ليے سفراء مجتمع هوں - قاعده سے اس جلسه کے مقام اجتماع اور صدارت کا شرف خاک انگلستان کو حاصل هونا چاهيے تها' کيونکه اس اجتماع کا اصول اساسي انگلستان هي کے ايک نامور فرزند کي ديرينه عداوت اسلام کا نتيجه هے - پهر اس دو سال کے پر آشوب زمانے ميں بهي امن يورپ اور مصالح صليب کے حفظ و نگهداشت ميں وه هميشه پيش پيش رها' چنانچه يه انگلستان هی تها جسکے سفير نے دولت عثمانيه کو جنگي تياري کے موقوف کرنے پر مجبور کيا تها - يه خاک انگلستان هی تهي جهاں ياد داشت تيار کي گئي تهي' اور وهاں يه انگلستان هی کا بيڑا تها جسکے جهازوں نے ياد داشت کو پر اثر بنانے کے ليے سب سے پہلے نقل و حرکت شروع کي تهي -

ليکن شايد اس شرف کي حد سے زياده بهتات ميں سرگرے کي دوربيں آنکهوں کو خطرات نظر آئے' اور اسليے سياحت پر انکارے ( رئيس جمهوريت فرانس ) ميں يه طے هوا که اس خطرناک شرف تقدم ميں فرانس بهي سهيم هو - بهر نوع سبب کچهه هو صدارت اور مقام اجتماع کا شرف ابکي فرانس کو حاصل هوا - پيرس ميں موسيو پچن وزير خارجه فرانس کي صدارت ميں سفراء جمع هوے' اور اس کے بعد سفير فرانس متعينه قسطنطنيه کو تار ديا گيا که وه باب عالی کو معاهده لندن کے احترام پر مجبور کرے -

١٧ - جولائي کو ريوٹر نے يه خبر دي که "اگر ترکوں نے ادرنه لے بهی ليا' تو دول ان کے پاس رهنے نه دينگی" مگر يه کامل پاشا کي وزارت نه تهي که ڈاؤننگ اسٹريٹ کے بازي گروں کے اشاروں پر رقص کرتی - دول کے مکرر اعلان کے باوجود بهي جب باب عالي کے طرز [illegible]ل ميں کوئي فرق نه آيا تو اسي "دماغ" نے جس نے اور صد[illegible]ز تدابيراں سوچی تهيں يه تجويز کی که ترکي بلغاري حدود کے متعلق بين الاقوامی کميشن کي کارروائي ميں عجلت کو کام فرمايا جائے - اسی کے ساتهه روما سے نيم سرکاری طور پر يه اعلان کرايا گيا که اگر باب عالی نے اپني فوج کو ادرنه ميں داخل هونے کی اجازت دي تو "دول متعدده براه راست مداخلت کا استعمال کرينگي" - اسی اثناء ميں روسي سفير بار بار وزير اعظم سے ملتا' اور باب عالي کے موجوده طرز عمل پر اظهار نفرت کرتا رها مگر جس کا شعار "ادرنه يا موت" هو اس پر تهديد و تخويف کيا اثر کرسکتي هے؟ اسوقت تک دول کي طرف سے جو کچهه هوا تها وه محض زباني تها اب ضرورت تهي که قول کی تائيد ميں عمل بهي کرے -

اگر ابکي انگلستان زباني کارروائيوں ميں پيچهے رها تها تو کوئي وجه نهيں تهي که اسکي تلافي عملي کارروائيوں ميں پيشقدمي سے نه کر ديجاتي - سب سے پہلے انگلستان کے جهاز جنبش ميں آئے - ٢٠ - کا تار هے که يارموتهه' انفليسکيبل' اور پرو سر پائن' پالرس پهنچگئے' اور دو برطانسي تباه کسن کشتياں عنقريب آنے والي هيں -

مگر موجوده ترکي وزارت جسکي بنياد بزدلی و اجانب پرستی کے بدلے همت اور وطن پرستي پر هے ان تمام کارروائيوں ميں ايک سے بهی متاثر نه هوئي - ايک طرف دول کو ياد داشت ايسے لب ولهجه ميں بهيجي جس سے اعلان جنگ مترشح هوتا تها' اور دوسري طرف فوج کو ادرنه ميں داخله کا حکم ديديا -

ياد داشت ميں باب عالي نے لکها که خط اينوس ميڈيا کے متعلق سوال کے ڈپلو ميٹک ذرائع سے حل کو باب عالي خود ترجيح ديتا' مگر بلغاريوں کے مظالم نے اسکو ناممکن کرديا هے - باب عالي اميد کرتا هے که موجوده حالات ميں يورپ اسکو کسی ايسي سرحد کے حاصل کرنے کے ليے مجبور متصور کريگا جو دارالسلطنت کي حفاظت کي ضامن هو' نيز بلغاريا کو بهی اسی کے مطابق مشوره ديگا -

يورپ ابهي تک موجوده وزارت کو کامل کی وزارت سمجهه رها تها جو ايک طرف اخبارات اور قوم کے وکلا کے سامنے تسليم ادرنه سے تبري و تحاشي کرتي تهي' اور دوسري طرف اسکے ليے انگلستان کي وساطت سے ساز باز کر رهي تهي - چنانچه ريوٹر ٢١ - کو تار ديتا هے که دول کو پختگي کے ساتهه يقين دلايا گيا تها که ادرنه کي طرف پيشقدمي هرگز مقصود نهيں' بلکه قسطنطنيه کے غير معمولی پر جوش اشخاص کے خاموش کرنے کے ليے هے - مگر ٢١ - جولائی کو اسے معلوم هوا که اس کا خيال غلط تها اور اب ايشيا نے اسکے زرين اصول سياست کا استعمال سيکهه ليا هے -

اس انکشاف حقيقت نے "يورپ کے دار السلطنتوں ميں ايک قسم کا خوف آميز تعجب پيدا کرديا هے - اسي تار ميں آگے چل کے ريوٹر کهتا هے که "صلحنامه لندن کے بابت دول اس درجه قريبي طور پر همخيال هيں که ترکوں کي طرف سے اُسکے علانيه تمسخر کو منظور نه کرينگي - خواه ترک بلغاريوں کے مقابله ميں با قاعده اعلان جنگ هي کرنا کيوں نه چاهيں" بهر حال قانوني اور غير قانوني کسي طرح سے بهي صليبي يورپ ترکوں کو ادرنه اپنے هاتهه ميں رکهنے نديگا - کيونکه اس سے اس اصول گليڈسٹونی کا نقص لازم آئيگا جو آج بلا استثنا تمام يورپ کا دستور العمل هے - اسي تار ميں آخر ميں يه بهي کهديا گيا هے که "بے شبه ترکوں پر سخت دباؤ ڈالنے کے ذرائع موجود هيں' مگر ان پر سب کا اتفاق امر مشکل هوگا" اور غالبا اشکال کا باعث ائتلاف ثلاثه بلکه جرمني هوگا - ورنه فرانس و انگلستان دونوں اس تجويز سے اتفاق کرنے کے ليے تيار هونگے جو "ديو يورپ" کے پايه تخت سے پيش کيجائے -

# مقالات

## رفتار سیاست

### مصر ' ایران ' ترکي

فارسل فرعون فی المدائن حاشرین : ان هؤلاء شر ذمة قلیلون ' و انهم لنا لغالظون ' و انا لجمیع حاذرون ' فاخرجنا هم من جنات و عیون ' وکنوز و مقام کریم ' کذلک ' و اورثنا ها بنی اسرائیل ' فاتبعوهم مشرقین ( ۲۶ : ۳۹-۴۲ )

در بیابان فنا گم شدن آخر تا چند ؟
رہ بہ پرسیم مگر رہ بہ مہم .نت بریم

اقانیم تثلیث جن ممالک کو توحید سے غصب کرچکے هیں اُن کے حوادث انتزاع و اغتصاب پر سب کي نظر هے ' لیکن جو قدر قلیل هنوز دست برد سے باقي هے ' اُس پر اُچٹتي هوئی نگاهیں بهي نهیں پڑتیں - برطانیه عظمیٰ کي زبان حال ( لندن ٹائمس ) تازہ اشاعت میں گویا هوئي تهي که " مصر کو انگریزي مقبوضات میں ملحق کرنے کا خیال نه کبهي پہلے هوا تها اور نه اب هے " لیکن وزیر خارجۂ انگلستان ( سر ایڈورڈ گرے ) دیوان عام ( هاؤس آف کامنس ) میں صاف کهه رهے هیں ' که :

گورنمنٹ برطانیه کو اس مسئله ( الحاق مصر ) کي جانب نهایت توجه هے - کئي سال سے یه واقعه پیش آرها هے که مصر کے عمید برطانیه (برٹش ایجنٹ) کي کوئي سالانه تقریر ( انتظامي رپورٹ ) ایسي نه نکلي که مسئلۂ الحاق پر نکته چیني سے محفوظ رهي هو - یه تعجب کي بات نهیں هے که اسوقت اس بات کي کوشش کي جالیگي که ملک کو اس وهمي دیو کی تکلیف سے آزاد کردیا جاے - تعجب کي بات یه هوتي اگر موجودہ برٹش ایجنٹ ( لارڈ کچنر ) لارڈ کرومر کے بعد اس مسئله کو ایک سال تک کے لیے غیر منفصل رهنے دیتے ' اور انگلستان کي حکومت کو اس امر پر متوجه نه کرتے -

پچھلے سال مسئله الحاق کے متعلق دول یورپ سے انگریزي سلطنت کی گفتگو هوئي تهی ' هنوز یه سلسله جاري هی تها که جنگ بلقان چهڑ گئی - مطلع سیاست مکدر هوگیا ' اور یورپ میں تشریش پهیل گئی - معاملات مشرق ادنی کے تقدم و اهمیت کو ملحوظ رکهتے هوے اس معاملے کو چند روز کے لیے چهوڑ دیا گیا ' اب کسی دوسرے موقع پر اس کی سلسله جنبانی هوگي -

دول سته کے علاوہ تقریباً اور بهي پندرہ گورنمنٹیں جو اس مسئله سے تعلق رکهتي هیں اس میں شریک هونگي - انکي رضامندي حاصل کرني ضرور هے - یورپ میں ایسے نامه و پیام میں بڑي دقت هوتي هے ' کیونکه نسخ الحاق معاهدہ مصر پر بهت سے اعتراضات کیے جاتے هیں - یه اعتراض ملحوظات سیاسیه کی بنا پر هوتے هیں - انتظام یا عدالتي امور کي متعلق نهیں هوتے ' اسوجه سے یه سوال مناسب وقت کا منتظر هے -

مشرق ادنی میں صلح کرادینے کي وجه سے دوسري قوموں کي نظر میں برطانیه کا وقار و اثر اچها هوگیا - مصر کے موجودہ نظام عدالت میں برطانیه کو کسی ترمیم کے پیش کرنے میں کچهه ایسي دقت نه هوگي ' اگر کبهي ترمیم پیش هوئی تو وهانکی ملکي حالت میں اس سے کوئی تغیر نه هوگا ' اور نه وادي نیل میں اس سے برطانیه کي ذمه داریوں میں کچهه فرق آئیگا - الحاق مصر کا مسئله بهت هي عجیب معنوں میں اسوقت سمجها جارها هے - نظم و نسق کے موجودہ حالات کچهه اس نوعیت کے واقع هوے هیں که اس وقت جیسي پولیس ملک میں موجود هے اُس سے بهتر جمعیت قائم کرنے میں کئی کچهه موانع پیش آرهے هیں - اس سے انصاف کا خون هوتا هے ' اور عام ملکي ترقي میں خلل پڑتا هے -

سلطنت برطانیه کي یه خصوصیت هے که وہ غیر اقوام کے نازک معاملات میں بهت نرم هے ' اسوجه سے وہ الحاق کو بهت هي غیر موزوں معنوں میں بهي سن لینا جائز سمجهتي هے - اسکا نتیجه یه هوتا هے که قناصل و سفراے دول ' فرائض پولیس کے ادا کرنے میں خلل ڈالتے هیں ' اور بغیر مصري حکومت کي منظوري یا استمزاج کے پولس سے اپنی وارنٹوںکے امتثال کے آرزومند رهتے هیں -

روسی الجنس اڈموچ ( Adamovitch ) سے مصر کے باهر ایک جرم سرزد هوا تها - روسی قونصل نے اوس کو مصر میں گرفتار کرلیا ' اور روس بهیجدیا - حکومت برطانیه نے اس معامله میں چشم پوشي تو کی ' مگر یه امر چشم پوشی کے قابل نهیں هے که مختلف معاملات میں اسطرح کے متواتر اقدام روسي قونصل نے کیے هیں ' جس سے ایک ایسے ملک میں جهاں برطانیه کو بهت هي قریبي تعلق حاصل هے اصول میں فرق آتا هے -

خاص شرائط میں ایک حق امتیاز یه بهي هے که مصر کي مقامي عدالتوں سے اجانب ( آفاقي یا غیر ملکی رعایا ) کو تعلق نه هوگا - اسکا نتیجه یه هوا که ملزمونکے گرفتار کرنے میں دقت پیدا هوگئی - بعض موقعوںمیں گرفتاري نا ممکن هو جاتي تهي ' اور کافي شهادتیں میسر نهیں آسکتي تهیں ' جب کسي غیر ملک کا کوئي باشندہ گرفتار هوتا تها تو اُسي ملک کے قونصل کی عدالت میں وہ بهیجدیا جاتا تها - اس سے مصر کی انصاف کرنے والي حکومت کو صدمه پهونچتا تها - مجرموں کو ارتکاب جرائم کے لیے مصر اُس زمانے میں ایک عمدہ جگهه مل گئی تهي - اسوقت جیسا که سالانه رپورٹ سے ظاهر هوتا هے ' سفید رنگ اقوام ( اهل فرنگ ) کي بردہ فروشي کو روکنے میں بڑي دقت هوتي هے - با قاعدہ الحاق نهونے سے رفاہ عامه کے دوسرے کاموں میں بهي اسی طرح کی بهت سی زحمتیں پیش آرهي هیں -

مصر کو مقبوضات برطانیه میں ملحق کرادینے کي تحریک اگر خود مصر کے حق میں کوئی منصفانه تحریک هے تو یقین کرنا چاهیے که دوسری قوموں کے لیے بهی یه کوئی تکلیف کی بات نهوگي - غیر ممالک کو بهت سے فائدے پهونچینگے ' اجنبی حکومتونکي تجارت میں ترقی هوگی - برٹش ایجنٹ نے سنه ۱۹۱۲ ع کی سالانه

رپورٹ میں توجه دلائی ھے که محاکم مختلطه میں اصلاح کے لیے وہ بڑی بے صبری سے انتظار کررھے ھیں - وہ لکھتے ھیں که "ان اصلاحات کے نفاذ سے اصولي امور میں کوئی فرق نہیں آئیگا" یعنے اگر ممالک غیر کے جج علحدہ کردیے جائیں تو ان ممالک کو مالي منافع بھی ھے -

العاق کي اصل بنا یہي مخلوط عدالتیں ھیں - ان کے زوال سے قناصل یورپ کے کچھه اختیارات زائل ھوجائینگے' جو اکثر اوقات معمولي جرائم کے ارتکاب پر اپني رعایا کے ساتھه رعایت کرنا چاھتے ھیں -

موجودہ عدالتیں مصر کي ضرورتوں کے لیے بالکل ھي ناکافي ھیں - لارڈ کچنر کے قول کے مطابق ان میں غیر اقوام کے حقوق کي نگراني کرنے اور ایک با قاعدہ نظام قائم رکھنے کي قابلیت ھي نہیں ھے - پرانا طریق عمل اب تک متروک نہیں ھوا' لہذا اجانب کے لیے محاکم مختلطه کا نظام توڑ دیا جالیگا' دول یورپ نے اس معاملے میں ابھي تک کوئي مدد نہیں دي - اسي وجه سے یه مسئله ھنوز معرض التوا میں پڑا ھے' اب مناسب موقع پر جب برٹش گورنمنٹ اس مسئلے کو چھیڑیگي تو اسکا فیصله جلد ھوجائیگا"

مطلب یه ھوا مصر کے نظم و نسق میں مشکلیں پیش آرھي ھیں' عدالتیں اچھي نہیں' پولیس اچھي نہیں' دول یورپ کے مخصوص امتیازات انصاف کے باب میں سنگ راہ ھیں' قونصلوں کی مداخلت بے اصولي پیدا کررھي ھے' اس لیے نفاذ اصلاح و سد خلل کا اقتضا یه نہیں ھے که مصر کو آزاد ھونے اور اپنے لیے بہتر حکومت قائم کرنے میں مدد دي جاے' بلکه اقتضاے انصاف یہی ھے که مقبوضات برطانیه میں اس کو' خواہ بالکل ھي غیر موزوں و ملائم طریق ھی پر کیوں نه ھو' اور با قاعدہ الحاق کی صورت نه بھي نکلتی ھو' مگر ملحق کر لیں که جو رھي سہی نیم خود مختاري حاصل ھے وہ بھی نه رھے -

برٹش ایجنٹ کو مصر میں یورپ کے امتیازات و مراعات سے تکلیف ھو رھی ھے' یہي رعایتیں ٹرکي میں بھي دول یورپ کو حاصل ھیں' اور دولت عثمانیه کی اکثر بد نظمیوں کی مسئولیت (ذمه داری) انھیں مراعات کے سر ھے' لیکن وھاں غیروں کا معامله ھے اس لیے ان کے قائم رکھنے پر زور دیا جاتا ھے' اور یہاں اپنا تعلق ھے لہذا ابطال کي کوشش ھو رھي ھے - مصر بھی ترکي ھی کا ایک جزو ھے' ابطال مراعات کي ضرورت سے جب اُس کے الحاق کی احتیاج محسوس ھو رھی ھے تو کیا عجب ھے که ایک ایسا وقت آئے که ترکی کو بھی اسی ضرورت سے کوئی سلطنت اپنے مقبوضات میں ملحق کر لینے کی دعویدار ھو جاے!

ایران کے جنوبي و شمالي حصے تو انگلستان و روس کے زیر اثر آھي چکے ھیں - وسط کا علاقه جو ھنوز باقي ھے وھاں اس قدر دسائس اور دراندازیاں پھیل رھي ھیں که اب اُس کي آزادي کي بھي خیر نہیں - مینچسٹر گارڈین نے پروفیسر براؤن کے ایک خطبه کا اقتباس شائع کیا ھے جس میں ایران کي اخباري حالت پر اُنھوں نے بحث کي ھے - ھر ایک ملک و قوم کي صحیح حالت کا اندازہ اُس کے اخبارات سے ھوسکتا ھے' اس معیار کے مطابق خطیب کي راے میں "ایران کے اخبارات نے اس قلیل و قصیر آئیني حکومت کے عہد میں جو حیرت انگیز ترقي کي تھي اُس سے ایرانیوں کي قابلیت کا اندازہ ھوتا ھے - اب یه اخبارات نہایت سختي سے بند کیے جارھے ھیں - جہاں قومیت کے مٹانے کي ضرورت پیش آئي وھاں اخبارات کا صفحۂ ھستي سے مٹانا بھي ضروري تھا - آئیني حکومت میں تین چار سو اخبارات نکلا کرتے تھے' مگر اب استبداد کے چند مداح و باد خواں اخباروں کے علاوہ مشکل سے کوئي آزاد اخبار نکلتا ھوگا -

سنه ۱۹۰۷ ع میں صرف طہران سے ڈیڑہ سو اخبارات شائع ھوتے تھے' جو اپني صداقت' اخلاقي جرأت اور علمي و ادبي اعتبارات سے نہایت ممتاز تھے - اس ترقي میں تعجب و تحیر کا اور بھي اضافه ھوتا ھے جب اس حقیقت پر نظر پڑتي ھے که ایام استبداد میں اخباري مذاق سے ایران اس قدر نا آشنا تھا که سب سے پہلا ایراني اخبار لیتھو پریس میں چھپوا کر شاہ اپنے عہدہ داروں میں تقسیم کرادیا کرتے تھے' اور انکي تنخواھوں سے اُسکی قیمت وضع کرلي جاتي تھي -

آجکل تبریز سے ایک اخبار نکلتا ھے جو ھمیشه روس کي مدحت سرائي میں مصروف رھتا ھے" - پروفیسر براؤن کے پاس بہت سے اخبارات کا ایک مجموعه بھی تھا جسے دوران تقریر میں حاضرین کو دکھایا گیا - اس میں ایک ظریف اخبار کے پرچے بھي تھے جس کا نام "حشرات الارض" تھا' اس اخبار میں تمام دنیا کے انقلاب پسندونکي تاریخ درج تھي' مگر اب ایسا انقلاب آیا که نه اخبار ھي رھا اور نه اخباریت ھي باقي رہ گئي -

انگلستان نے روس کو ایران میں موقع تو دیدیا' لیکن اس مسامحت سے خود اُسے بھي کوئي فائدہ پہونچا؟ نظارت خارجه تو اثبات میں جواب دیگي' مگر پارلیمنٹ کے مقتدر ممبر (مسٹر سائکس) کو اس سے انکار ھے - دیوان عام میں وہ بیان کرتے ھیں که "انگریزي روسي معاھدۂ ایران کے رو سے ایران میں روس نے ھر طرح کے تجارتي و ملکي و سیاسي حقوق حاصل کرلیے' مگر برطانیه کے بیشتر تجارتي حقوق جاتے رھے - یه طرز عمل خود ھمارے لیے بھي مضرت کي چیز ھے' اور اس سے ھماري رعایا کي ایک بڑي تعداد بھي' جو مسلمان ھے' سخت ناراض ھے - ان باتوں سے ھم کو یه سبق حاصل کرنا چاھیے که آیندہ گورنمنٹ کي پالیسي جلد جلد تبدیل کرنے میں خرابیاں ھیں" با این ھمه سر ایڈورڈ گرے کو ان امور کي ذرا بھي پروا نہیں' اُن کے خیال میں "یه نہایت نا مناسب راے ھے" معاھدہ نه ھوتا تو ایران کي حالت اور بھي خراب ھوگئي ھوتي - اس معاھدے پر جو اعتراضات انگلستان میں ھو رھے ھیں ایسے ھي اعتراض روس کي ایک جماعت بھی کررھی ھے' اور وہ بھی اس سے ناخوش ھے"

یعنی اس معاھدے سے روس کو یه حوصله تو ھوا که مشہد رضوي پر گوله باري کی' آگ برسائی' بنیاد ڈھائی' علما کو پھانسی دي' مثله کیا' کھال کھنچوائی' مگر یه حالت پھر بھی اچھی تھی' معاھدہ نہوتا تو ایران کا تختہ ھی اُلٹ جاتا! وہ معاھدہ جس سے انگلستان کے علاوہ روس میں بھی ایک جماعت ناراض ھو اُس کے محاسن و منافع و موزونیت میں کیا کلام ھوسکتا ھے؟

۲ - جولائي سنه ۱۹۱۳ ع کے ٹائمز آف انڈیا میں کرنیل ییٹ (Col. Yate) لکھتے ھیں که "جنگ بلقان ختم ھونیکے بعد ھم ایران اور ایشیائی ترکي کے مستقبل کو بہت ھي تاریک دیکھه رھے ھیں - مشرق قریب کي ترقي کے متعلق ایک گروہ یه کہتا ھے که اسکا انتظام بالکل فرنگي اقوام کے ھاتھه میں دیدیا جائے یا اُن لوگوںکے ھاتھه میں ھو جنکو یه عیسائي سلطنتیں نامزد کریں - دوسري طرف یه بات سننے میں آتي ھے که روس نے دول یورپ کو اس امر کے اعلان کي جانب توجه دلائي ھے که ایشیائي ترکي میں

تمام دول کو پورا حق دیا جاے ' صرف ایک هي سلطنت انتظامي امور میں دخیل هونیکي حقدار نہیں هے - اس اختلاف سے ایک بات صاف ظاهر هوتي هے که مشرق قریب کے آخري فیصله هونے سے پہلے روس ' انگلستان ' فرانس ' اور جرمنی ' بحر روم - بحر اسود - بحر خزر اور خلیج فارس کے گرد و پیش کے ممالک پر اپنے اپنے مطالب کو حاصل کرکے اپنا اقتدار راسخ کرلینے کو هیں - تین برس هوے جب ایران میں ریلوے کا مسئله پیش هوا تها اسوقت یه رقیب قوتیں ایراني ریلوے پر اپنا اپنا اقتدار قائم کرنا چاهتی تهیں - اسوقت کي رقابت کا نتیجه اب همارے پیش نظر هے - یوروپ کي چار گورنمنٹیں اسوقت ترکي اور ایران سے انکا واجبي بلکه واجبي سے زیاده حق لینے کے فکر میں هیں -

خلیج فارس کا مسئله اب ان مدبرونکي رایوں کو تقویت دیگا جنهوں نے پچیس برس قبل دنیا پر ظاهر کردیا تها که جس حکومت نے کسي غیر طاقت کو اس خلیج کے کسي ساحل پر قبضه کرنے کی اجازت دي تو ایسی حکومت کی سزا لعنت و ملامت هوگی............ خلیج فارس اب قبضه میں آهی گئی هے ' سواحل عرب مل هی گئے هیں ' ریلوے نے اضافۂ اقتدار کی راهیں کهول هی دي هیں - اب صرف اس امر کا لحاظ باقی هے که جو علاقه انگریزي اقتدار کے تحت میں آچکا هے اس کے هر جزو کل پر انگریزي اقتدار و تسلط کافي طور پر قائم رهے - اس امر کا لحاظ بهي نهایت ضروري هے که روس اپنے علاقه سے آگے نه بڑهنے پائے - امیر افغانستان کو اپنے ملک میں خود مختار رهنے دیا جاے - غالباً وه اس حالت کو بدلنا بهی نہیں چاهینگے ' ملک گیري کی گو انکو هوس بهی هو ' مگر اس کے لیے اقدام نه کر سکینگے ' ترکوں کی سلطنت اور ایرانی حکومت کے بالکل ختم هونے کے بعد جب تک تیس لاکهه مسلمان یه نه کہیں که امیر افغانستان همارے خلیفه اور پیشوا هیں اسوقت تک ان کی حکومت کو قائم رهنے دینا چاهیے - اس مدت میں روس کے اختیار و اقتدار کے محدود کرنے کے لیے بهی بہت کچهه کوششیں هوسکتی هیں "

خلافت اور مذهبی پیشوائی میں کوئی خاص بات نه تهی ' صرف اتنا کهٹکا تها که مختلف ممالک کے مسلمان آپس میں مل جائینگے - افغانستان کے لیے بهي اگر یهي شبهه پیدا هوا تو اس کي بهي خیر نہیں ' اور ترکي و ایران کي تباهی کے لیے تو عزم مصمم هو هي چکا هے -

ترکي جن مظالم کا شکار هوئي هے ' یورپ کی جس حکمت عملي نے اس کو پامال کیا هے ' جس پیش بیں تدبر نے اس کے علاقے چهینے هیں ' جو یہی اندیش سیاست اب ایشیا میں بهي اس کو تباه کرنے پر مصر هے ' اس نے اب اس وسیع سلطنت کے اصناف امور پر اس قدر احاطه کر لیا هے ' ایسے تغلب کي فکر میں هے که خود یورپ کے بعض حلقے بهي اس کي بے بسي پر رحم کرنے لگے هیں - مسٹر سالکس نے بهري پارلیمنٹ میں سر ایڈورڈ گرے سے التجا کي هے که " عثماني سلطنت کو اب تو تباهي سے بچاؤ ' اس کے تباه کرنے میں خود یورپ کے لیے سخت خطره هے - یورپ کا اس وقت فرض هونا چاهیے که ترکي کو زیاده استوار و محکم بنانے میں کوشش کرے.........تیس سال کا طویل زمانه گزر چکا هے ' اس مدت میں یورپ نے ترکوں کے ساتهه کوئي ایسا برتاؤ نہیں کیا جس کے لیے کوئي معقول عذر پیش هوسکے " مسٹر نوبل بکسٹن نے عثمانیوں کي خصومت اور بلقانیوں کي رفاقت پر وزارت خارجۂ برطانیه کي احسانمندي ظاهر کي ' لیکن ترکي پر ان کو بهي رحم آگیا که " اب تو معاهده بهي هوچکا ' قرار داد بهی هوچکي ' ترکوں کي مخالفت میں اب تو معاندانه جذبات کا اظهار نه هو " وزارت کو اصرار تها که خاتمۂ جنگ کے بعد سے ترکوں کو سنبهلنے کا پورا موقع دیا گیا هے ' نوبل بکسٹن نے اس مصالحت کي حقیقت بهي ظاهر کردي که " اتنے سارے مصائب برداشت کرنے کے بعد ترکوں سے یه توقع رکهني که وه پهر سنبهل جائینگے صریح فریب اور محض دهوکا هے " مسٹر بونر لا نے بغداد ریلوے کي بحث میں تمام زحمتوں کا باني سر ایڈورڈ گرے کو ٹهہرایا هے ' اور ان کي کارروائیوں پر بڑي سختي سے بے اطمیناني ظاهر کي هے - مسٹر نوبل بکسٹن نے اس بے اطمینانی کی تائید کرتے هوے بے اعتمادي کي تشریح بهي کر دي - انکي راے میں وزیر خارجه تنها کام کرنے کے قابل نہیں هیں - " دیوان عام کے خاص خاص ممبروں کي ایک کمیٹي مرتب هونی چاهیے ' جس میں چالیس سے ساٹهه ممبر تک شریک هوں ' اور وه سب مل کر ان کو خارجي معاملات میں مدد دیں "

البانیه جہاں کے مسلمانوں کو ترکي حکومت سے علحده هونے کے لیے بڑي بڑي ترغیبیں دي گئي تهیں ' اور جسکو ایک آزاد سلطنت بنانے کي تجویز در پیش هے ' وهاں کے مسلمانوں کا اب یه حشر هو رها هے که بقول مسٹر ملفرڈ ارکنس " ان لوگوں کو شمال میں سرویوں اور جنوب میں یونانیوں نے اس قدر مجبور و بے بس بنا رکها هے که ان کے لیے کوئي چاره کار نہیں ره گیا ' سختی سے سخت زور دیا جا رها هے که جتنے مسلمان هیں عیسائي هو جائیں ' ورنه روے زمین کو خالي کرکے زیر زمین کو جا بسائیں '

دنیا میں عیسائیت کیونکر پهیلي ؟
سلانیک میں ایک ترک کو یوناني سپاهي پکڑے هیں اور بلغاري اس کے سر پر جبراً صلیب کا نقش بنا رهے هیں

جس نے عیسائیت سے اِنکار کیا اُس کی تمام جالداد یا تو تباہ کردی یا ضبط کرلی - مردوں کو قتل کر ڈالا ٬ عورتوں اور بچوں کو بے یار و مددگار چھوڑ دیا - صرف ایک ایک کپڑا تو اُن کے پاس رہنے دیا ٬ باقی سارا مال و متاع چھین لیا - اب وہ خان و ماں برباد پھر رہے ہیں "

یہ واقعات دلوں کو خون رلائینگے ٬ لیکن یورپ سے ان کی شکایت ہی کیا ٬ پارلیمنٹ کے پچھلے سشن میں مسٹر سائکس نے علی الاعلان اس فلسفہ کی وضاحت کردی کہ " مسلمانوں کے ساتھہ انصاف کرنے کے لیے یورپ میں دو مختلف قسم کے قانون رائج ہیں ٬ ایک وہ قانون دفاعی جو مسلمان مدعی کے خلاف عیسائی مدعا علیہ کے حق میں منفصل ہوتا ہے ٬ دوسرا وہ قانون جو عیسائی مدعی کے حق میں مسلمان مدعا علیہ کے خلاف عمل میں آیا کرتا ہے " یہ قوانین جس طرح نافذ العمل ہوتے ہیں اُن کے نتائج عالم آشکار ہیں - ترک تو ان امور سے متنبہ ہوچکے ہیں ٬ اور اخبار ( ترک یوردی ) کی زبان میں کہہ رہے ہیں کہ :

اے ترک تجھے رونا چاہیے اور بہت رونا چاہیے ٬ ہماری عزیز آنکھیں جاتی رہیں ٬ اب بھی نہ رولینگے تو کب رولینگے ؟ لیکن تجھکو نا امید اور مایوس نہ ہونا چاہیے ٬ تیرے ہاتھہ سے ایک شہر جاتا رہا تو پورے ایک ملک کو واپس لینے کے لیے اُتھہ کھڑا ہو ٬ اور اگر ایک ملک کھوگیا تو ایک جہاں کی تسخیر کی آمادگی کر ۔

افسوس ! نپولین بونا پارٹ نے سو برس ہوے مصر میں تیسری حکومت پر حملہ کیا تھا ٬ اور اُس میں اُس کو ناکامی ہوئی تھی تو چلا اُٹھا تھا کہ " ترک مرجائینگے مگر مغلوب و منہزم نہ ہونگے " اس واقعے کو پوری ایک صدی ہوچکی ہے ٬ اب تو مغلوب بھی ہوگیا ۔ اور منہزم بھی ٬ سارے زمانے نے جان لیا کہ " تجھے ہزیمت و مغلوبیت تو نصیب ہوتی ہے لیکن موت نہیں آتی "

لیکن ایک ہم ہیں کہ دنیا ہم کو مٹانے کی فکر میں ہے ٬ اور ہم کو تنبہ تک نہیں ہوتا ٬ آسمانی منادی تیرہ سو برس ہوے اعلان کرچکا ہے ٬ کہ مسلمان اگر خود نہ سنبھلے تو قدرت اُن کو مٹاکر رہیگی ٬ بجاے اُن کے کسی دوسری قوم کو مسلمان بنا کر رکھیگی ٬ مگر ہم یہ سب کچھہ سنتے ہیں اور کچھہ بھی متاثر نہیں ہوتے :

فلا اقسم برب المشارق و المغارب انا لقادرون ٬ علی ان نبدل خیراً منهم وما نحن بمسبوقین٬ فذرهم یخوضوا و یلعبوا حتی یلاقوا یومهم الذی یوعدون ( ۷۰ : ۱۴ و ۱۵ )

پروردگار عالم شاہد ہے کہ : ہم اس بات کی قدرت رکھتے ہیں کہ جیسے لوگ اب ہیں ہم اُن کو بدل کرکے اُن سے اچھی قوم لائیں ٬ اور اس کام میں کسی نے بھی ہم پر سبقت نہ حاصل کی ہوگی ٬ ان کو چھوڑ دو کہ غور و خوض و لہو و لعب میں پڑے رہیں ٬ یہاں تک کہ عذاب کا دن آئے اور پھر اُس روز غفلت کا نتیجہ معلوم ہوجائے -

---

## ترجمہ اردو تفسیر کبیر

جسکی نصف قیمت اعانۂ مہاجرین عثمانیہ میں شامل کی جائیگی - قیمت حصۂ اول ۲ - روپیہ - ادارۂ الہلال سے طلب کیجیے ۔

---

## وثایق و حقایق

# لا تلقـــوا بایدیکـــم الی التہلکـــة

( بقیۂ ١٦ - جولائی سنہ ۱۹۱۳ ع )

پچھلی اشاعت میں قارئین کرام نے ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ لا تلقوا بایدیکم الی التهلکة کی تفسیر میں آجکل عوام نے سمجھہ رکھا ہے کہ غیر معمولی حوادث طغیان و استبداد کو معمولی تحمل سے انگیز کرلینا چاہیے اور وفاداری کے نتایج میں ہمیشہ :

" بدرد و صاف ترا حکم نیست دم درکش "

کا فلسفہ مضمر رہنا چاہیے ٬ اور خواہ کتنی ہی اذیتیں پہونچیں ٬ مگر ہر حال میں صبر و شکر سے برداشت کرنا چاہیے :

کہ آنچہ ساقی ما ریخت عین الطاف است

ان پر نکتہ چینی کرنا شان عقیدت و اخلاص کے خلاف ہے ٬ انگریز ہمارے حاکم ہیں ٬ ہمارے حق میں جو چاہیں کریں لایسأل عما یفعل و هم یسألون :

گر براند ور بخواند روے سر بر آستانم
بندہ را فرمان نباشد انچہ فرماید برانم

اعضاے حکومت کی شکایت ہی کیا ؟ گلے شکوے کرکے اپنے آپ کو تہلکے میں کیوں ڈالو ؟ مقابلے کی طاقت نہیں ٬ مقاومت کا زور نہیں ٬ پھر شکایت کرنا صریح اپنے آپ کو ہلاکت میں پھنسانا ہے -

یہ خیالات ہیں جو آجکل عموماً دلوں میں آتے اور زبانوں سے ادا ہوتے ہیں ٬ انقلاب کی خواہش تو بے معنی ہے ٬ جائز نکتہ چینی بھی نا جائز سمجھہ لی گئی ہے ٬ مذہب کی تائید سے بھی اس باب میں مدد لی جاتی ہے ٬ اور لا تلقوا بایدیکم الی التهلکة - ( اپنے تئیں اپنے ہاتھوں سے ہلاکت میں نہ ڈالو ) کی دلیل دی جاتی ہے - معلوم ہوتا ہے سب سے پہلے امام رازی نے اس نکتہ آفرینی کی جانب توجہ مبذول کی ہے ٬ فرماتے ہیں :

المراد من قوله : ولاتلقوا بایدیکم الی التهلکة ای لاتقتحموا فی الحرب بحیث لا ترجون النفع ولا یکون لکم فیه الا قتل انفسکم فان ذلك لا یحل ٬ و انما یجب ان یقتحم اذا طمع فی النکایة و ان خاف القتل فاما اذا کان آیساً من النکایة و کان الاغلب انه مقتول فلیس له ان یقدم علیه ( تفسیر کبیر - ج - ۱ - ص - ٦٨۴ )

" اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو " اس سے مراد یہ ہے کہ ایسی لڑائی میں جہاں فائدے کی امید نہ ہو بلکہ جان جانے کا خوف ہو ٬ کبھی نہ ہاتھ ڈالو ٬ یہ بات شرعاً حلال و مباح نہیں ہے ٬ اس میں دست اندازی اُس وقت لازم ہے جب دشمنوں کو تعزیر دینے کی طمع ہو ٬ خواہ اس میں قتل ہوجانے ہی کا خوف کیوں نہ ہو ٬ لیکن اگر تعزیر دینے سے نا امیدی ہو ٬ اور غالب یقین یہی ہو کہ خود ہی قتل ہو نگے تو اس حالت میں ایسی پیشقدمی نہ کرنی چاہیے -

اس مطلب پر امام رازی نے چند اعتراضات بھی کیے ہیں ٬ لیکن آخر میں جواب بھی خود ہی بتا دیے ہیں کہ مطلب بھی مصدق ہوجائے ٬ شبہات بھی نہ رہیں ٬ اور بات کی دل آویزی میں بھی فرق نہ آنے پائے -

امام رازی کا زمانہ وہ تھا جب اسلامی تمدن میں انحطاط شروع ہوچکا تھا ' ہمتیں پست ہو رہی تھیں ' فتوحات کا سلسلہ بند تھا ' شرابی و صوالف کی جگہہ خانہ جنگیوں نے لے لی تھی - سنہ ۶۰۶ - ہجری میں امام رازی کی وفات ہوئی ' اور سنہ ۵۶۷ ہجری میں - یعنی امام رازی کی وفات سے ۳۹ - برس قبل تاتاریوں کا سیلاب دریاے جیحوں کو عبور کرکے خوارزم کا رخ کرچکا تھا - مصر و شام و روم و ترنس میں صلیبیوں کے حملے ہو رہے تھے ' بلاد اسلام میں قتل عام برپا تھا ' کفار ایک ایک شہر کو فتح کرتے تھے ' مفتوحین کو تہ تیغ کرکے سارے شہر کو آگ لگا دیتے تھے ' مرعوبیت اس قدر چھا گئی تھی کہ حملہ آوروں کی مقاومت و مدافعت کا "و نہم یساقون الی الموت" کے مرادف سمجھہ لی گئی تھی -

ایسی حالت میں اگر جان بچانے کا خوف غالب ہو ' اگر ناکامی کا تیقن کامیابی کے لیے کوششیں کرنے سے روکتا ہو ' اگر پیشقدمی کے معنے ہلاکت کے لیے جاتے ہوں ' اگر جنگ دفاعی میں موت کی تصویر نظر آتی ہو ' تو یہ ایک قدرتی امر ہے - اس میں تعجب کی کیا بات ہے ؟ فیلسوف طبیعتیں کیوں نہ قرآن کریم سے ایسے معنے نکالیں ' اور ہلاکت کے تخیل سے ہمتوں میں تہلکہ ڈالیں ؟ زمانے کی رفتار ' گرد و پیش کے حالات ' اور مجراے سیاست کی تبدیلیوں کا ہر ایک چیز پر اثر پڑتا ہے - تنزل پذیر جماعتیں ترقی کی آیتوں کو اپنے شان انحطاط کے مناسب بنالیتی ہیں - محکوم قوموں کو مغلوبیت کی ناپاک غلامی کے لیے بھی کتاب و سنت سے ثبوت مل جاتا ہے -

---

لیکن یہ باتیں واقع میں اگر بجاے خود ثابت ہیں ' اور انسان کو ' اپنے ظاہری ساز و سامان کی بنا پر ' جب تک کامیابی کا قطعی یقین نہ ہو ' اُس وقت تک مہمات امور میں ہات ڈالنے کے معنے اگر ہلاکت مول لینے کے ہیں ' تو صدر اول کی وہ پاک و برگزیدہ ہستیاں جو نہایت بے سروسامانی کے عالم میں کسری و قیصر کے تخت و تاج پر قبضہ کرنے چلی تھیں ' ایک بہت ہی مختصر جمعیت سے بدر و حنین کی مہم سر کرنے اُٹھی تھیں - ردۃ عرب کے موقع پر سارے ملک سے جنگ کرنے کو آمادہ تھیں ' اور اس نازک حالت میں جب کہ ہر شخص کو اندیشہ تھا کہ مدینۃ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر مرتد قبائل کا حملہ ہوا چاہتا ہے ' ارض موتہ میں رومی امپایر سے آویزش کے لیے فوج روانہ کر رہی تھیں ' وہ اُس وقت یقیناً خدا کے صاف حکم (لا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ) کی صریح مخالفت رہی ہونگی ' و حاشا ہم عن ذلک -

---

بے شبہہ اُن بزرگوں کے حوصلے اپنی بے ساز و برگ جماعت کی قلت اور دشمنوں کی کثرت سے پست نہ ہوتے ہونگے ' اُن کو خدا کے وعدے پر وثوق ہوگا کہ ایمان کی زبردست طاقت سے وہ ساری دنیا کو زیر کرسکتے ہیں ' ظاہری وسائل اقدام و دفاع سے وہ بھی محروم تھے ' اور ہم بھی ہیں - قوت ایمانی اُن میں بھی تھی اور ہم بھی اس کے مدعی ہیں - یہی خصوصیت اُنہیں ایک زمانے پر غالب رکھتی تھی ' اور اسی کے طفیل میں ہم بھی مغلوبیت سے بچ سکتے ہیں ' لیکن اگر اس خصوصیت (ایمان) سے ہم بے بہرہ ہیں تو پھر مسلمان ہی نہیں ' اور جب اسلام ہی نہ رہا تو ترقی کی توقع کیا اور تنزل کا گلہ کیوں ؟

الذین اتخذوا دینہم لہوا ولعبا وغرتہم الحیاۃ الدنیا فالیوم ننساہم کما نسوا لقاء یومہم ہذا وما کانوا بآیاتنا یجحدون (۷ - ع - ۶)

جن لوگوں نے اپنے دین کو لہو و لعب بنا رکھا تھا ' اور دنیا کی زندگی اُن کو دھوکے میں ڈالے ہوئے تھی تو جس طرح اپنے اس دن کے پیش آنے کو وہ بھول گئے تھے اُسی طرح ہم بھی آج اُن کو بھلا دینگے ' کو وہ ہماری آیتوں کے منکر نہ تھے -

وہ آیت جس سے مسلمانوں کے ہلاکت میں نہ پڑنے کا استدلال کیا جاتا ہے سورۂ بقرۃ میں ہے ' اور وہ یہ ہے :

وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ ' واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین (۲ - ع - ۲۴)

اللہ کی راہ میں خرچ کرو ' اپنے ہاتھوں اپنے تئیں ہلاکت میں نہ ڈالو ' اور احسان کیا کرو ' بے شک احسان کرنے والوں کو اللہ درست رکھتا ہے -

اس آیت کی تفسیر تین طرح پر کی گئی ہے :

(۱) اللہ کی راہ میں خرچ کرو ' اور جہاد کو کسی حالت میں ترک نہ ہونے دو ' کیونکہ اس کا ترک کرنا اپنے آپکو تہلکے میں ڈالنا ہے - اس باب میں ترمذی نے (۱) ایک صحیح حدیث روایت کی ہے جس کے خاص الفاظ یہ ہیں :

عن اسلم بن ابی عمران قال : کنا بمدینۃ الروم فاخرجوا الینا صفاً عظیماً من الروم فخرج الیہم رجل من المسلمین حتی دخل فیہم ' فصاح الناس و قالوا : سبحان اللہ یلقی بیدیہ الی التہلکۃ ' فقام ابو ایوب الانصاری فقال : یا ایہا الناس انکم لتاولون ہذہ الایۃ ہذا التاویل وانما نزلت ہذہ الایۃ فینا معشر الانصار لما اعز اللہ الاسلام وکثر ناصروہ فقال بعضنا لبعض سراً دون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اموالنا قد ضاعت وان اللہ قد اعز الاسلام وکثر ناصروہ فلو اقمنا فی اموالنا فاصلحنا ما ضاع منہا ' فانزل اللہ تبارک وتعالی علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم یرد علینا ما قلنا " وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ " فکانت التہلکۃ الاقامۃ علی الاموال واصلاحہا وترکنا الغزو ' فما زال ابو ایوب شاخصا فی سبیل اللہ حتی دفن بارض الروم (۲)

اسلم بن ابی عمران سے روایت ہے کہ ہم لوگ روم کے شہر (قسطنطنیہ) میں کفار سے جہاد کر رہے تھے ' رومیوں نے ایک بڑی جماعت ہمارے مقابلہ کو بھیجی ' مسلمانوں کے لشکر سے ایک شخص مقابلے کو نکلا ' اور حملہ کرتا ہوا رومیوں کی صف میں چلا گیا - یہ دیکھہ کر لوگ چلا اُٹھے کہ "سبحان اللہ ! اپنے ہاتھوں اپنے تئیں تہلکے میں ڈالتا ہے " ابو ایوب انصاری نے اُٹھہ کر کہا کہ "لوگو ! تم اس آیت کی یہ تاویل کرتے ہو حالانکہ یہ آیت ہم انصاریوں کے باب میں اُس وقت اُتری تھی جب اسلام کو خدا غالب کرچکا تھا ' اور بہت سے لوگ اُسکے مددگار ہوچکے تھے - ہم میں سے بعض اشخاص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے چھپاکر آپس میں پوشیدہ طور سے یہ صلاح کی کہ " اسلام کی اعانت میں خرچ کرتے کرتے ہمارا مال و زر تلف ہوگیا ' اب خدا نے اسلام کو غالب کیا ہے ' اور اُس کے بہت سے مددگار پیدا ہوچکے ہیں ' اب اگر ہم اپنے مال و زر کا انتظام کریں ' اور جو تلف ہوچکا ہے اُسکی تلافی کے لیے کوئی اصلاحی طریقہ نکالیں تو بہتر ہے " اللہ تعالی نے ہم کو جواب دینے کے لیے اپنے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) پر یہ آیت نازل کی کہ : " اللہ کی راہ میں خرچ کرو اور اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو " ہلاکت کا مطلب مال و دولت کا انتظام و اصلاح و ترک جہاد تھا " اس روایت کے بعد ابو ایوب برابر جہاد کرتے رہے ' حتی کہ سر زمین روم ہی میں دفن بھی ہوے (۲)

---

(۱) ابواب تفسیر القرآن من الجامع الصحیح لابی عیسی محمد بن عیسی بن سورۃ الترمذی المتوفی سنہ ۲۸۹ للہجرۃ -

(۲) الترمذی قال حدثنا عبد بن حمید الضحاک بن مخلد ابو عاصم النبیل عن حیوۃ بن شریح عن یزید بن ابی حبیب عن اسلم بن عمران قال الخ ثم اتبعہ بقولہ وہذا حدیث حسن غریب صحیح -

( ۲ ) تهلکے کے معنی نا امیدی کے هیں اس باب میں ۱۲ - حدیثیں مروي هیں ' جن میں ایک خاص روایت یه هے :

عن البراء بن عازب في قوله ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة قال هو الرجل يصيب الذنوب فيلقي بيده الى التهلكة يقول لا توبة لي ( ۱ )

" اپنے آپ کو هلاکت میں نه ڈالو " کي تفسیر میں براء بن عازب سے روایت هے که اپنے آپ کو هلاکت میں ڈالنے والا وه شخص هے جس نے گناه کیے هوں اور سمجهه لیا هو ' که میں هلاک هوگیا ' نه میرے لیے مغفرت هے نه میري توبه قبول هوگي ( ۱ )

( ۳ ) آیت میں تهلکه سے مراد یه هے که خرچ نهو تو جهاد کا اقدام کرنا اپنے آپ کو هلاکت میں ڈالنا هے ' اس باب میں ابو زید کا صرف ایک قول منقول هے ' مگر باقي تمام روایتیں اس کے مخالف هیں ' اور سخت مخالف هیں -

( ۴ ) انفاق في سبیل الله سے باز رهنا اپنے آپ کو هلاکت میں ڈالنا هے - اس کي تائید میں ۲۵ - حدیثیں مروي هیں ' جن میں حضرت عبد الله بن عباس سے ایک یه روایت نهایت قابل اعتماد هے :

ليس التهلكة ان يقتل الرجل في سبيل الله ' ولكن الامساك في سبيل الله ( ۲ )

هلاکت یه نهیں هے که انسان الله کي راه میں قتل هوجاے ' هلاکت یه هے که الله کی راه میں خرچ کرنے سے باز رهے ( ۲ )

---

ابن جریر نے اس آخري توجیه کو مرجح مانا هے ' وه لکهتے هیں :

الصواب من القول في ذلك عندي ان يقال ان الله جل ثناؤه امر بالانفاق في سبيله........ و معنى ذلك و انفقوا في اعزاز ديني الذي شرعته لكم بجهاد عدوكم الناصبين لكم على الكفر بي ' و نها هم ان يلقوا بايديهم الى التهلكة - فقال: ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة - و ذلك مثل ' و العرب تقول للمستسلم للامر " اعطى فلان بيديه " و كذلك يقال للممكن من نفسه مما اريد به " اعطى بيديه " فمعنى قوله ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة : لا تستسلموا للهلكة فتعطوها ازمتها فتهلكوا ' و التارك للنفقة في سبيل الله عند وجوب ذلك عليه مستسلم للهلكة بتركه اداء فرض الله عليه في ماله ( ۱ )

ان تمام اقوال میں میرے نزدیک بهتر قول یه هے که الله تعالی نے اپني راه میں خرچ کرنے کا حکم دیا هے ... اس کے معنے یه هیں که غلبۂ اسلام کے لیے اپنے دشمنوں سے - جو تمهیں خدا کے ساتهه کفر کرنے پر مائل کرتے هوں - جهاد کرو ' اپنے آپ کو تهلکے میں ڈالنے کي ممانعت کي هے ' یه ایک مثل هے ' جس شخص نے عاجزي کے ساتهه اپنے معاملات غیروں کو تفویض کردیے هوں محاورۂ عرب میں ایسے شخص کي نسبت کهتے هیں که " اُس نے فلاں کو اپنے هات دے دیے " اسي طرح اس شخص کي نسبت جو غیروں کو موقع دے که جو وه چاهیں اوسکے ساتهه کریں محاورے میں کهینگے که " اُس نے خود اپنا هات دے دیا " اس بنا پر " اپنے هات سے هلاکت میں نه پهنسو " کے معنے یه هوے که " هلاکت کے آگے سر تسلیم خم نه کرو اور اپني عنان اختیار اُس کے هات میں نه دو ' ورنه هلاک هوجاؤ گے " جن لوگوں پر الله کي راه میں خرچ کرنا فرض هو اور وه اس کو ترک کررهے هوں حقیقت میں وه اس فرض کو ترک کرکے هلاکت کے آگے سر تسلیم خم کررهے هیں ( ۱ )

---

یه واضح روایتیں اور تشریحیں کسي وسیع نظر کي محتاج نهیں هیں ' محل نظر صرف یه امر هے که لا تلقوا بایدیکم الی التهلکة کے جو معنے آج بیان کیے جاتے هیں صدر اول میں کوئي اُن کو جانتا بهي نه تها - رهي یه بات که آشوبناک ابتلا کے نازکترین وقتوں میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاهیے ؟ اس کا جواب دینے والا خود قرآن هے ' سورۂ بقره میں هے :

و لقد نصركم الله ببدر و انتم اذلة ' فاتقوا الله لعلكم تشكرون ' اذ تقول للمومنين : ألن يكفيكم ان يمدكم ربكم بثلاثة الاف من الملائكة منزلين ' بلى ان تصبروا و تتقوا و ياتوكم من فورهم يمددكم ربكم بخمسة آلاف من الملائكة مسومين ' و ما جعله الله الا بشرى لكم و لتطمئن قلوبكم به ' و ما النصر الا من عند الله العزيز الحكيم ' ليقطع طرفاً من الذين كفروا ' و يكبتهم فينقلبوا خائبين ( ۳ - ع - ۱۳ )

خدا نے بدر میں تمهاری مدد کی ' تم اُس وقت ذلیل و بے حیثیت تهے ' لهذا خدا سے ڈرو ' شاید تم شکرگزار بن جاؤ ' مسلمانوں سے اے نبي ! تم کهه رهے تهے که " تمهیں اتنا کافي نهیں که پهر تمهارا پروردگار تین هزار فرشتے بهیج کر تمهاري مدد کرے ؟ " ضرور کافي هے ' بلکه تم اگر ثابت قدم رهو ' تقوی کرو ' اور دشمن بهي فوراً تم پر چڑهه آئیں - تو پروردگار پانچ هزار شان و شکوه والے فرشتوں سے تمهاري مدد کریگا - یه امداد تو خدا کي صرف بشارت تهي جو اسنے تمکو دي که تمهارے دل اس سے تسلي پائیں - اصلی مدد تو الله هي کي طرف سے هے ' جو بڑا زبردست اور حکمت والا هے - غرض یه هے که کسي قدر کافروں کي جڑ کاٹ دے یا ایسا ذلیل کرے که ناکام پلٹ جائیں -

---

ایک مقام پر مسلمانوں کے اوصاف و خصائص کے تذکرے میں هدایت کي هے :

الذين قال لهم الناس : ان الناس قد جمعوا لكم فاخشوهم ' فزادهم ايمانا ' و قالوا : حسبنا الله و نعم الوكيل ' فانقلبوا بنعمة من الله و فضل لم يمسسهم سوء و اتبعوا رضوان الله ' و الله ذو فضل عظيم - انما ذلكم الشيطان يخوف اولياءه ' فلا تخافوهم ' و خافون ان كنتم مومنين ( ۳ - ع - ۱۸ )

ایماندار ایسے لوگ هیں که جب لوگوں نے اُن کو خبر دي که " مخالفین نے تم سے مقابلے کے لیے ایک انبوه اور بهیڑ جمع کررکهي هے ' اُن سے ڈرتے رهنا " تو اس خبر سے اُن کا ایمان اور ترقي کرگیا ' اور بول اٹهے که " هم کو الله بس هے ' اور وه بهترین کارساز هے " یه لوگ خدا کي نعمت اور فضل کے ساتهه پلٹ آئے ' اُنهیں کسي طرح کا گزند نه پهونچا - خدا کي مرضي پر کاربند هوے ' خدا کا فضل بڑا هے ' یه شیطان هے جو اپنے رفیقوں کو - جن کے مزاج میں شیطنت هوتي هے - ڈراتا رهتا هے - تم اُن سے نه ڈرنا ' ایمان رکهتے هو تو همارا هي ڈر رکهنا -

---

( ۱ ) ابن جرير قال حدثني محمد بن عبد المحاربي قال ثنا ابو الاحوص عن ابي اسحاق عن البراء بن عازب في قوله و لا تلقوا بايديكم الى التهلكة قال الخ -

( ۲ ) ابن حميد قال حدثنا حكام عن عمرو بن ابي قيس عن عطاء عن سعيد بن جبير عن ابن عباس و لا تلقوا بايديكم الى التهلكة قال الخ -

( ۱ ) تفسیر ابن جریر - ج - ۲ - ص - ۱۱۰ -

مسلمانوں کو کیا کیا ابتلا پیش آنے کو ہے؟ اس پیشینگوئی کی ذیل میں ارشاد ہوتا ہے:

لتبلون في اموالكم وانفسكم، ولتسمعن من الذين اوتوا الكتاب من قبلكم ومن الذين اشركوا اذى كثيرا، وان تصبروا وتتقوا فان ذلك من عزم الامور - (۳ - ع - ۱۹)

مسلمانو! جان و مال میں تمہاری آزمایش کی جائیگی، جن لوگوں کو تم سے پہلے کتاب دی جا چکی ہے (یعنی یہود و نصاری) سے نیز مشرکین سے تم کو بہت سی ایذائیں سننی پڑینگی، تم اگر ثابت قدم رہو اور متقی بن جاؤ تو بے شک یہ ہمت کے کام ہیں -

جو مسلمان ابتلا سے بچنے کے لیے کفار سے دوستانہ تعلقات بڑھانے کے درپے ہوں اُن کی بے راہ روی کی خبر دی ہے کہ:

فترى الذين في قلوبهم مرض يسارعون فيهم، يقولون: نخشى ان تصيبنا دائرة، فعسى الله ان يأتي بالفتح او امر من عنده، فيصبحوا على ما اسروا في انفسهم نادمين (۵ - ع - ۸)

تم دیکھو گے کہ جن لوگوں کے دلوں میں روگ ہے یہود و نصاری سے ملنے میں وہ تیزی کرینگے اور کہینگے کہ "ایسا نہ کریں تو ہم کو خوف ہے کہ کسی مصیبت میں نہ پھنس جائیں" کوئی دن جاتا ہے کہ خدا مسلمانوں کے لیے کشایش لاتا ہے یا اپنی طرف سے کوئی امر پیش دکھاتا ہے، اُس وقت یہ لوگ اُن امور پر (جنھیں اپنے دلوں میں چھپائے رکھتے تھے) پشیماں ہونگے -

ضعف و عجز و بے نوائی کے عالم میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے؟ اس باب میں قرآن کریم کا حکم یہ ہے:

وكاين من نبي قاتل معه ربيون كثير، فما وهنوا لما اصابهم في سبيل الله وما ضعفوا وما استكانوا، والله يحب الصابرين، وما كان قولهم الا ان قالوا: ربنا اغفر لنا ذنوبنا واسرافنا في امرنا وثبت اقدامنا وانصرنا على القوم الكافرين - فآتاهم الله ثواب الدنيا وحسن ثواب الآخرة، والله يحب المحسنين (۳ - ع - ۱۵)

کتنے پیغمبر ہو گزرے ہیں جن کی معیت میں بہت سے اللہ والے شریک جنگ ہوے، اللہ کی راہ میں ان کو جو مصیبت پہونچی اس کی وجہ سے نہ انہوں نے ہمت ہاری نہ ضعف و سستی دکھائی، اور نہ عاجزی ظاہر کی - خدا اُنہیں کو دوست رکھتا ہے جو ثابت قدم رہتے ہیں - اس بات کے علاوہ اُنہوں نے اور کچھہ نہ کہا کہ "پروردگار! ہمارے گناہ معاف کر، ہمارے کاموں میں جو زیادتیاں ہم سے ہوگئی ہیں اُن سے درگزر فرما، ہمیں ثابت قدم بنائے رکھہ، اور گروہ کفار پر ہم کو فتح دے" خدا نے اُن کو دنیا میں بھی بدلہ دیا، اور آخرت کے نیک بدلے کا کیا پوچھنا ہے، اور احسان کرنے والے ہی پسندیدۂ جناب الہی ہیں -

کفار کی غلامانہ و کورانہ اطاعت میں مسلمانوں کی فلاح ہے یا نہیں؟ تعلیمات الہیہ میں اس کی یوں شرح کی گئی ہے:

يا ايها الذين آمنوا ان تطيعوا الذين كفروا يردوكم على اعقابكم فتنقلبوا خاسرين، بل الله مولاكم وهو خير الناصرين (۳ - ع - ۱٦)

مسلمانو! تم اگر کافروں کی اطاعت کروگے تو وہ تمہیں بجاے آگے بڑھنے کے پیچھے اُلٹا کرلے جائینگے، پھر اس رجعت قہقری و رفتار معکوس میں تم ہی خسارہ اُٹھاؤ گے، وہ تمہارے خیر خواہ نہیں، بلکہ تمہارا خیر خواہ تو خدا ہے، اور تمام مددگاروں سے بہتر مددگار وہی ہے -

ان آیتوں کا ما حصل یہ ہے:

(۱) ذلت و ایل نا کامی نہیں ہے - مسلمان کیسے ہی بے برگ و نوا ہوں لیکن اسلام کی بو اُن میں باقی ہے، تو خدا خود اُن کی مدد کریگا - یہ امداد فرشتوں کی صورت میں بھی نازل ہوسکتی ہے، خواہ یہ فرشتے عام مفسرین کی راے کے مطابق سچ مچ کے فرشتے ہوں یا مشہور و مفسر (ابو بکر اصم) کے انکار کو تسلیم کرتے ہوے ان کو روحانی تسلی و اطمینان قلب کا مرادف سمجھا جائے (تفسیر کبیر - ج - ۲ - ص - ۲۵۵)

معمولی امداد کے علاوہ:

(الف) مسلمان اگر ثابت قدم رہیں -

(ب) اسلامی کیرکٹر (تقوی) اُن میں موجود ہو -

(ج) جو حالت اس وقت ہے کہ ہر طرف سے کفار نے مسلمانوں کو نرغے میں لے لیا ہے اسی کیفیت سے کافروں کا انبوہ چڑھہ دوڑے، تو ان حالتوں میں تقویت اسلام کے لیے شاندار آسمانی امداد کے منتظر رہو، لیکن یہ خصوصیتیں مفقود ہوں تو ذلت و مسکنت سے رہائی کی آرزو ہی بے محل ہے - خدا خود چاہتا ہے کہ ایک حد تک کفار کا استیصال ہو، اور اُن کی ترقی رک جائے - اس مشیئت کی تکمیل کے لیے وہ تو آمادہ ہے مگر ہم بھی تو اپنی آمادگی کا ثبوت دیں -

(۲) مسلمانوں کا یہ مشن نہیں ہے کہ کفار کے انبوہ سے خوفزدہ ہو جائیں، غلبۂ کفر میں یہ طاقت نہیں ہے کہ اُن کے ضعف و استکانت سے فائدہ اُٹھا کر اُنہیں مرعوب کردے، نرغۂ کفار کی حالت میں اُن کی قوت ایمانی میں اور بھی ترقی ہونی چاہیے، خدا پر بھروسا کرکے اگر مقاومت کو اُٹھہ کھڑے ہوے تو کامیابی میں کیا کلام ہے؟ مضرت پہونچ سکتی نہیں، ضرر رسانی کی قدرت معدوم، حسن انعام متحتم، البتہ مرضات الہی کا اتباع مشروط ہے، شیطان خوف دلاتا ہے، بندگان خدا اُس سے کیوں ڈریں؟ کافروں کی جمعیت تو خوف کی چیز نہیں ہے، اُن سے بیم و ہراس ہی کیا؟ دل میں ایمان ہے تو صرف خدا سے ڈرنا چاہیے، ایمان دار دل اور کفار کا خوف! نقیضین بھی کہیں جمع ہوئی ہیں؟

(۳) ابتلا سے مفر نہیں، جان و مال کا نقصان اُٹھانا ہوگا - اهل کتاب سے، جن میں دوسری صدی ہجری سے آج تک نصرانیوں کو خاص امتیاز حاصل ہے، اور مشرکین سے، کہ نصرانیت میں اُس کی بھی کمی نہیں، بہت سی اذیتیں برداشت کرنی پڑینگی، ان حالتوں میں اگر مسلمان ثابت قدم رہے، استقلال کی خصوصیت کھو نہ بیٹھے، اور تقوی و طہارت نفس کے اسلحہ اُن کے ہات میں ہوے، تو پھر حوصلے کیوں پست ہونے لگے، اور من بعد غلبهم سيغلبون (مغلوبیت کے بعد وہ بہت جلد غالب ہونگے) کا وعدہ زیادہ دیر تک وفا کا زحمت کش انتظار کب رہنے لگا؟

يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا وفي الآخرة، ويضل الله الظالمين ويفعل الله ما يشاء (۱۴ : ۲۰)

جو لوگ ایمان لائے ہیں اُن کو قول ثابت یعنی توحید کی برکت سے دنیا کی زندگی میں بھی خدا ثابت قدم رکھیگا، اور آخرت میں بھی، اور جو لوگ ظالم ہیں خدا اُن کی راہ گم کردیگا، خدا جو چاہتا ہے کر گزرتا ہے -

(۴) کفار سے مسلمانوں کو ساز و باز نہ رکھنا چاہیے، اُن سے بے تعلقی لازم ہے جو ساز و باز رکھتے ہوں، جنھیں اُن سے بے تعلق رہنے میں اپنے اور اپنی قوم کے لیے مشکلات و مصائب کا اندیشہ ہو، وہ غلطی پر ہیں، اُن کو پشیماں ہونا پڑیگا، اسلام کو فتح نصیب ہوگی، یا مسلمانوں کی بہبود و بہتری کا قدرت کاملہ کوئی اور

# مذاكرۂ علميه

انتظام كرديگي ' أس وقت معلوم هوگا كه الان قد ندمت ولا ينفع الندم ( تم اب نادم هوے جبكه ندامت مفيد هي نه رهي ) كے كيا معنے هيں -

(٥) مسلمان كيسي هي افسوسناك كمزوريوں كے ابتلا ميں گرفتار هوں ' كيسا هي تنزل و انحطاط ضعف و تذلل أن پر محيط هو ' مگر جب مقابلے كو أٹهينگے يه ظاهري كمزورياں أن كو مغلوب نهيں بناسكتيں ' وه عزم وثبات سے كام لينگے ' خدا پر بهروسا كرينگے ' استقلال و نصرت كے خواستگار هونگے ' اور ايمان وعمل صالح كي طاقت سے نفس مطمئنه كي همت بڑهاتے هوئے فناے استبداد كے ليے بڑهينگے ' أن كي دنيا بهي سنور جائيگي ' اور انجام بهي اچها هي هوگا -

(٦) كفار كي متابعت خود انحطاط و تنزل كا ذريعه هے - طغيان كفر و استبداد كي مطيع رهكر مسلمان قوميں ترقي كرسكتي هي نهيں - مسلمانوں پر صرف خدا كي اطاعت فرض هے ' أسي سے نصرت كي توقع ركهني چاهيے ' اور اكيلے ايک أسي كو مددگار سمجهنا چاهيے ' دنيا كي جهوٹي هستياں كسي اور كو نفع پهونچائيں تو پهونچائيں مگر مسلمان تو ان سے كبهي منتفع نهيں هو سكتے -

يه تعليمات آلهيه كسي خاص وقت اور زمانے كے ليے مخصوص نهيں ' ان كي عموميت هر عهد اور هر قوم پر حاوي هے ' پهر كون كهه سكتا هے كه لاتلقوا بايديكم الى التهلكة كے وهي معنے هيں جو آج ليے جاتے هيں ' اور جن سے همتيں اور بهي پست هوتي جاتي هيں -


اشتہار

## همارا ليڈر كون هے

آخري فيصله كي گهڑي

دنيا بهول ميں هے - رهبروں كي تهيلي ميں ليڈر كو تلاش كرتي هے - همارے رهنما حجازي رسول ( صلعم ) هيں - تيره سو برس كي پالدار رهبري كو چهوڑ كر هم خود غرض ' بے اعتبار - اور مقلدين فرنگ ليڈر نهيں چاهتے - آخري فيصله كي ساعت اب آگئي - وه هفته وار اخبار توحيد هے - هر هفته بڑي تقطيع كے آٹهه صفحوں پر ميرٹهه سے شائع هوتا هے - خط اور چهپائي نهايت صاف - لڑائي كي تصويريں - مفيد و دلچسپ اسلامي كارٹون - تازه اخبارات و رسائل كا ضروري خلاصه - انقلاب انگيز طوفاني چل' بيديني كے ليے بهونچال - امن و امان كے ليے نيک فال - هر خاص و عام كے سمجهه كے قابل باتيں - وه طريقے جن سے ملک ميں ليڈر شناسي كا ملكه پيدا هو - خواجه حسن نظامي دهلوي كي ايڈيٹري اور سرپرستي ميں ميرٹهه سے جاري هوگيا - قيمت سالانه صرف ۳ - روپيه - نمونه ايک آنه كے ٹكٹ آنے پر مليگا - مفت نهيں - الہلال كا حواله ضرور ديجيے -

منيجر اخبار توحيد - لال كرتي - ميرٹهه


## فلسفۂ تشكيكيه

هستي كے مت فريب ميں آجائيو اسد
عالم تمام حلقۂ دام خيال هے

عالم ميں هزاروں چيزيں مرئي اور غير مرئي ' محسوس اور غير محسوس همارے سامنے هيں - ليكن اونكي حقيقت و ماهيت هم سے مخفي هے - هم تجربه ' اختبار ' استقراء اور دلائل سے اصليت و واقعيت كے چهره سے پرده أٹهانا چاهتے هيں ' اور آخر چند نتائج تک پهونچ كر ره جاتے هيں -

هم ميں بعض محتاط اس بنا پر كه اس سے پهلے بهي هم سيكڑوں نتائج تک پهونچے ' ليكن وه واقعي نه تهے - نيز همارے قواے فكر و عمل اس قدر كمزور هيں كه تحقيق واقعيت اور اثبات حقيقت كا بارگراں نهيں أٹها سكتے ' اور حقائق و ماهيات اشياے عالم اس درجه خفي و تاريک هيں ' كه موجوده آلات فكر و نظر اوس كو روشن نهيں كرسكتے - همارے هر نتيجه كو حقيقت سے عاري اور واقعيت سے معطل قرار ديتے هيں ' بلكه كبهي كبهي وه خود اس كے انكار كي جرأت كرتے هيں كه عالم ميں كوئي حقيقت هے ' اونكي نظر ميں هر شے تخيل اور دماغ كا اختراع هے -

( ۲ ) دوسرا گروه اسكے بالمقابل هے جو مدعيانه كهتا هے كه عالم حقائق سے معمور ' همارے تجارب و اختبارات و دلائل صحيح اور همارے نتائج و استنباطات قطعي هيں - اشيا حقائق واقعيه هيں ' اور برهان و تجربه نے جن نتائج تک پهونچايا هے ' وه اوس وقت تک يقيني هيں جب تک اونكے خلاف كوئي دليل صحيح نهو -

( ۳ ) ايک معتدل گروه آگے بڑهتا هے ' اور فريق اول كو مخاطب كرتا هے : دوستو ! جب تم آلات فكر كو ناكافي ' دلائل كو غير موصل الى المطلوب اور عالم كو حقائق سے عاري يقين كرتے هو ' تو تم كيونكر كهتے هو كه هم كسي شے ميں كوئي حقيقت نهيں پاتے ؟ كيا ابهي تم نے جن خيالات كو ظاهر كيا ' كه "همارے آلات عمل و فكر ناكافي هيں ' دلائل غير موصل الى المطلوب هيں ' اور عالم حقائق سے عاري هے" كيا تم خود انكي صحت كا يقين كر كے ان اصول كي حقيقت كے قائل نهيں هوگئے ؟ اور اگر انكو بهي تم حقيقت نهيں كهتے ' تو يه نه كهو كه همارے دلائل ناكافي هيں ' آلات عمل ناقص هيں اور عالم سراسر نقش تخيل -

پهر يه گروه دوسرے فريق كي طرف مخاطب هوتا هے : دوستو ! ياد هوگا كه تم نے اپني گفتگو ميں كها هے "همكو دلائل و تجارب نے جن نتائج و استنباطات تک پهونچايا هے وه اسوقت تک يقيني هيں جب تک اونكے خلاف كوئي دليل صحيح قائم نهو" ان فقروں سے ظاهر هے كه تم اپنے موجوده دلائل و نتائج كو متيقن اور غير ممكن الخطا نهيں سمجهتے هو ' پهر كيا يه ممكن نهيں كه جن معلومات و متخيلات كي صحت كي بنا پر ان دلائل و نتائج كو يقيني سمجهتے هوں وه صحيح نهوں ' اور تم قلت معلومات ' يا نقص آلات فكر يا خطاے طرق فكر كي بنا پر غلطي سے صحيح يقين كررهے هو ' اور مسائل متعدده ميں تم كو اپني يه غلطي زائله

نظر آتي ہے ' پھر کوئي سبب معقول نہیں ہے کہ تم اپنے موجودہ حقائق و نتائج کو اگر غلط نہ یقین کرو تو صحیح بھي یقین نہ کرو -

یہ تین فرقے فلسفہ کے تین اسکول یا تین اصول ہیں :

اول - توہمیہ یا سوفسطائیہ : جو عالم میں حقیقت کا قائل نہیں یعني نفي حقیقت کرتا ہے -

دوم - ایقانیہ: جو عالم میں حقائق کا قائل ' اور اونکے علم و معرفت کا مدعی ہے ' یعنی اثبات حقیقت کرتا ہے -

سوم - تشکیکیہ یا لا ادریہ : جو ان دونوں کے وسط میں ہے - نہ وہ توہمیہ کی طرح نفي حقیقت کرتا ہے ' اور نہ ایقـــانیہ کی طرح اثبات حقیقت بلکہ وہ نفي و اثبات دونوں میں متردد ہے - واقعات ' دلائل اور نتائج سب اوس کے سامنے ہیں ' لیکن ان میں سے نہ وہ کسي کی صحت کا مدعي ہے اور نہ کسی کی خطا کا - وہ کہتا ہے کہ : ممکن ہے کہ یہ صحیح ہو اور ممکن ہے کہ صحیح نہ بھي ہو -

فرقہ تشکیکیہ جسکو عربي میں عموما " لا ادریہ " کہتے ہیں ' اور جو لفظي ترجمہ ہے ( Agnostic ) کا مسیح سے تقریباً ۴۰۰ - برس قبل اسکي بنیاد یونان میں پڑي تھي - اس مذہب کا موسس اول یوناني فلاسفر " پیرون " ہے ' جو سنہ ۳۸۴ ق - م - میں پیدا ہوا تھا - اسکندر کے حملۂ مشرق میں یہ شریک تھا ' اس لیے اکثر مورخین کا یہ بیان ہے کہ پیرون نے ایران و ہندوستان کے فلسفہ کو بھي ان ممالک کے علماے حاصل کیا تھا -

پیرون کے فلسفہ کا سنگ بنیاد جس کي طرف اوپر کی سطروں میں بھي اشارہ ہوچکا یہ ہے :

انسان جب عدم سے وجود میں آتا ہے اوس کے چاروں طرف سیکڑوں چیزوں کا وجود ہوتا ہے - اب اوسکے لیے دو راہیں ہیں - ایک تو یہ ہے کہ جو وہ سمجھتا ہے اوسکو وہ حقیقت غیر قابل نقض سمجھہ لے ' یا ہر چیز کا انکار کردے کہ وہ حقیقت سے معرى ہیں ' اور یہ دونوں افراط و تفریط سے خالي نہیں ' اس لیے اب انسان کے سامنے صرف تیسري راہ ہے کہ کسي شے پر کوئي حکم نہ کیا جاے -

حقیقي لا ادري اس سنگ بنیاد کو حقیقت نہیں سمجھتا ' کیونکہ یہ بھي حکم علی الشی ہے ' اور وہ نہیں جانتا کہ یہ صحیح ہے یا نہیں - اکثر اشخاص بظاہر حال اس نظریہ کو سن کر ہنس دینگے ' لیکن حقیقت میں یہ کوئي ہنسنے کي شے نہیں ہے ' بلکہ ایک دقیق امر ہے - بعض لوگ نافہمي سے اعتراض کرتے ہیں ' کہ دنیا میں سیکڑوں چیزیں ہیں ' جن کا علم ہم کو نہایت آساني سے حاصل ہوسکتا ہے - مثلاً حرارت نار ' برودت آب ' صلابت سنگ ' نرمی حریر ' ہاتھہ سے چھوکر ' آنکھہ سے دیکھکر ' زبان سے چکھکر اور کان سے سنکر تم بدیہي شے پر فطرۃً اور بداہۃً مختلف حکم کرتے ہو ' اور کبھی تم کو شک نہیں ہوتا ' پھر کیونکر کہتے ہو کہ ہم کسي شے پر حکم نہیں کرتے -

لیکن اس قسم کے اعتراضات ' حواس و آلات فکر کے طرق علم و معرفت سے ناواقفیت کي بنا پر پیدا ہوتے ہیں - اولاً یہ سمجھنا چاہیے کہ ہمارے تمام دلائل و براہین کا مبنی کیا ہے ؟ صرف دو چیزیں : استعمال حواس اور استقراء ' لیکن ان میں سے کون سي چیز ہے جو خطا سے معصوم ہے ؟

حواس علی الاقل پانچ ہیں : باصرہ ' سامعہ ' ذائقہ ' لامسہ ' شامہ ' باصرہ ' سے ہم صرف نور اور لون کا احساس کرتے ہیں - سامعہ آواز کو دریافت کرتي ہے - ذائقہ لذت کو - لامسہ سختي و نرمی کو ' اور شامہ بو کو - اب جو تم کسی چیز کو دیکھتے ہو تو کہتے ہو کہ یہ پتھر ہے ' لیکن تم نے کیونکر جانا کہ پتھر ہے ؟ آنکھہ تمکو صرف اوسکا سیاہ یا سپید رنـگ بتاتی ہے ' اور قوت لامسہ صرف اوسکی سختی کو محسوس کرتی ہے ' لیکن کیا پتھر ہونے کے ثبوت کے لیے صرف یہي مقدمات کافی ہیں کہ یہ شے سیاہ اور سخت ہے ' اور جو شے سیاہ اور سخت ہو وہ پتھر ہے ' اس لیے یہ پتھر ہے ؟ کیا یہ ممکن نہیں کہ ایک لوہے کے ٹھوس جسم پر یا ایک منجمد مادہ پر سیاہ رنـگ چڑھا دیا جاے ؟ تم کو خود اس قسم کي غلطیاں ہمیشہ پیش آتي ہیں -

ثانیاً : تم کو حواس کي غلطي سے بھي انکار نہوگا ' جب تم کسي سریع الحرکۃ شے پر سوار ہوتے ہو تو تمهاري سریع الحرکۃ سواري ساکن اور ساکن زمین متحرک نظر آتی ہے ' کبھي کبھي تم کو چاند متحرک نظر آتا ہے ' حالانکہ اوس کے نیچے ابر حرکت کر رہا ہے ' اور اس قسم کی بیسیوں مثالیں تم خود پیش کرتے ہو ' پھر کوئي وجہ نہیں کہ اور دوسرے امور میں جن مشاہدات و تجارب پر تم اپنے اصول و نتائج کی بنیاد قائم کرتے ہو ' وہ حواس کی غلطي سے محفوظ ہوں -

ثالثاً : حواس سے تم ایـک شے کا مشاہدہ کرتے ہو ' اوس پر ایک حکم قائم کرتے ہو ' اور اس کو تم مبني علی المشاہدہ اور مبني علی البداہۃ سمجھتے ہو ' حالانکہ تمہیں خبر نہیں کہ جلدي میں غیر مشاہد راستوں کو بھي طے کرگئے ہو - جب تم نے ایک سیاہ شے کو دیکھکر کہا کہ پتھر ہے ' تو تم نے فرض کرلیا ہے کہ ہماري نظر ہمکو دھوکا نہیں دے رہي ہے - معلومات سابقہ کي بنا پر بغیر چھوئے تم نے سختی بھی محسوس کي ' اوس کے بعد تم نے یہ فرض کیا ہے کہ یہ صفات جس میں ہوں وہ پتھر ہے ' لیکن ان میں سے ہر ایـک محتاج دلیل ہے -

فرقہ تشکیکیہ ' ایقانیہ کے مقابلہ میں حسب ذیل دس اصول قائم کرتا ہے :

( ۱ ) مقدار عمر ' ترکیب جسم ' قوت حواس اور درجۂ احساس میں تمام انسان مختلف ہیں ' اور اس لیے ایک ہي شے میں مختلف اشخاص کو جو مقدار عمر ' ترکیب جسم ' قوت احساس اور درجۂ احساس میں مختلف ہیں ' مختلف حیثیات اور خصائص نظر آتے ہیں -

( ۲ ) اخلاقي اور تشریحی حیثیت سے افراد انسان مختلف ہیں ' اس لیے مختلف امور کے متعلق اونکے احساسات مختلف ہونگے -

( ۳ ) ایک ہي انسان میں متعدد اعضاے حساسہ ہیں ' اسکا یہ نتیجہ ہے کہ ہر عضو ایـک خاص کمیت و مقدار وغیرہ کو محسوس کرتا ہے ' اسلیے یہ کیونکر کہا جاسکتا ہے کہ جو خصوصیت و خاصیت تم کو نظر آرہی ہے وہ خود اوس شے میں موجود ہے یا تمہارے اعضاے حساسہ میں ہے ؟

( ۴ ) ایک ہي انسان ایک ہي شے کو خواب ' بیماري ' حزن اور غم ' پیري اور ضعف کی مختلف حالتوں میں مختلف طور سے محسوس کرتا ہے ' پھر کس طرح یقین کیا جاے کہ تم جو ایک خاص حالت میں ایک شے محسوس کرتے ہو ' اور پھر دوسري حالت میں اوس کو ایک اور شے محسوس کرتے ہو ' کیونکر کہا جاے کہ ان مختلف حالات کے احساس میں کون سا احساس صحیح ہے ؟

( ۵ ) کسي شے پر کوئي حکم عموما اوسکے صفات و خصائص ظاہري پر موقوف ہوتا ہے ' اور صفات و خصائص کا یہ حال ہے کہ قلت و کثرت اور زیادت و نقص کي حالت میں بالکل بدل جاتے ہیں - اب جب تم ایک مقدار مخصوص کو مشاہدہ کرکے اوس پر کوئي خاص حکم قائم کرتے ہو تو کیا یہ غیر ممکن ہے کہ اوس کي کم و بیش مقدار میں وہ صفات و خصائص بدل جائیں ؟

# مراسلات

( ۶ ) کسي شے کے متعلق جب کوئي حکم کوئي انسان کرتا ہے تو یہ حکم صرف مشاهدہ پر مبني نہیں هوتا ' بلکہ اسمیں اوسکي تربیت خاص ' عقائد خاص ' پابندي بعض قوانین خاص اور سوسائٹي کے مخفي اثرات کا بہت کچھہ حصہ شامل هوتا ہے - یہي وجوہ هیں کہ مختلف التربیۃ ' مختلف العقائد ' مختلف الاقالیم اشخاص ' مسائل کثیرہ میں همیشہ مختلف الاراء رهتے هیں -

( ۷ ) اشیاے عالم باهم اسقدر مختلط هیں کہ ایک دوسرے سے علحدہ نہیں هوسکتے ' اسلیے یہ کیونکر ممکن ہے کہ جس شے پر تم کوئی حکم کرتے هو وہ مستقلاً بھي اوس شے کے لیے صحیح ہے ؟ تم اشیا کے خصائص بتاتے هو' لیکن کیا اوس میں مواد مختلطہ کے خصائص شامل نہیں ؟ جب تم آنکھہ سے ایک رنگ دیکھتے هو تو کیا اوس میں اخلاط چشم کے خصائص داخل نہیں ؟

( ۸ ) ایک هی شے مختلف قرب و بعد ' مختلف جوانب و سمت رویت ' مختلف اسباب رویت کي بنا پر مختلف نتائج پیدا کرتي ہے ' پھر ایک خاص مقدار قرب و بعد ' ایک خاص سمت رویت ' بعض خاص اسباب رویت میں جو چیز نظر آتی ہے بالکل ممکن ہے کہ دوسري حالتوں میں وهی شے اور کیفیات میں نظر آئے - پھر ان میں سے کون حقیقي ہے ؟

( ۹ ) قلت و کثرت التفات و توجہ ' مختلف نتائج ظاهر کرتی ہے - پھر جس مقدار توجہ و فکر سے تم ایک حالت کا اندازہ کر رہے هو' اوس سے کم یا زیادہ توجہ و فکر کي حالت میں دوسري حالتیں پیدا هوتی هیں ' کون صحیح هیں ؟

(۱۰) هم جب کسی چیز پر کسي قسم کا حکم کرتے هیں تو عموماً همارے حواس نا معلوم قیود اور بندشوں میں گرفتار هوتے هیں ' هم نہیں کہہ سکتے کہ جب هم ان سے آزاد هوتے تو هم کیا حکم کرتے ؟

ان اصول عشرہ کے علاوہ فرقہ تشکیکیہ کے اور بعض اهم اصول بھي هیں ' جنکی تفصیل دقت طلب ہے -

فلسفۂ تشکیکیہ کا سنگ بنیاد جیسا کہ هم نے پہلے لکھا ہے مسیح سے ۴۰۰ برس قبل رکھا گیا تھا ' اسکے بعد همیشہ اسکے اعوان و اتباع هر عصر میں موجود رہے هیں - فلاسفۂ یورپ میں بھي اس خیال کي کمی نہیں - مشہور فیلسوف هکسلے و اسپنسر اسی فلسفہ کے مرید تھے ' حقیقت یہ ہے کہ ایک فلسفی اسرار عالم کو جس حد تک کھولتا ہے اوسکے سامنے پھر گرهیں نظر آتي هیں ' اور جو کھولتا ہے تو کچھہ اور عقدے جا بجا پیدا هو جاتے هیں -

فلسفي سر حقیقت نتوانست کشود
گشت راز دگر آں راز کہ افشا می کرد

وما اوتیتم من العلم الا قلیلا ' جب انسان کي بے بسي کا یہ عالم ہے کہ محسوسات میں بھي اس کو مشکل سے تیقن و عدم تیقن کے فیصلہ کرنے میں کامیابي هوتي ہے ' تو جو امور ماوراے احساس و ما فوق الطبیعۃ هیں آن کي نسبت کیوں کر فیصلہ هوگیا کہ باطل محض اور حدیث خرافہ هیں ' افي اللہ شک ؟ فاطر الارض والسماء !

## حادثۂ مسجد کانپور کي مسؤلیت

( از جناب محمود احمد صاحب عباسي - ملیگ )

گذشتہ هفتے کے الہلال میں مسجد کانپور کے متعلق آپنے جو کچھہ ارشاد فرمایا ہے اوسکي واقعیت میں کچھہ بھی کلام نہیں ہے ' جو کچھہ میرے معلومات اور تحقیقات میں ہے اسلامي پبلک کو اطلاع دینا اپنا فرض سمجھتا هوں - الہلال نے کانپور کی مسجد کے انہدام کا ذمہ دار وهاں کے عام مسلمانوں کو قرار دیا ہے ' لیکن دراصل عام مسلمانان شہر اسکے باعث نہیں هیں - حقیقت یہ ہے کہ کل ساختہ و پرداختہ مسجد کے متولي کریم احمد کا ہے - سنہ ۱۹۰۹ ع میں جبکہ اے - بي - روڈ ( A. B. Road ) کے متعلق پیمایش جاري تھي ' اور عام لوگوں کو معاوضہ دیا جا رہا تھا اُس وقت افسر معاوضہ منشي اودہ بہاري لال صاحب ڈپٹي مجسٹریٹ مسجد میں تشریف لائے تھے ' اور اونھوں نے متولیوں سے جزو منہدم کے علاوہ کچھہ صحن مسجد بھي لینے کي خواهش ظاهر کي تھي - کریم احمد صاحب متولي نے ان الفاظ میں وعدہ کیا تھا کہ " هم مطلوبہ حصہ دیدینگے ' همارا اس میں کچھہ هرج نہیں ہے " عام مسلمانوں کو اس عجیب و غریب فیاضي کا کیا علم تھا کہ خدا کا گھر ارباب اقتدار کي قدمبوسي کے صلہ میں دے دیا جائیگا ' چنانچہ مسجد کي ابتدائي مثل میں افسر معاوضہ کے یہ بیانات مذکور هیں کہ " متولي مسجد جزو مطلوب کے دینے پر آمادہ ہے ' اور هم سے پختہ وعدہ کرلیا ہے " اسکے بعد اواخر سنہ ۱۹۱۲ ع میں جب مسجد کے متعلق دوبارہ تحریک شروع هوئي ' اور صاحب مجسٹریٹ کانپور نے بغرض معائنہ تشریف لانے کي اطلاع متولي صاحب کو دي ' تو انھوں نے کسي کو اس کي خبر نہ کی ' اور خود هی استقبال کو پہونچ گئے - همکو خوب تحقیق هوا ہے کہ صاحب مجسٹریٹ بہادر مسجد کے دروازے پر کھڑے هوے - وهیں سے معائنہ کر رہے تھے ' مگر متولی صاحب نے نہایت ادب اور انکساري سے عرض کیا کہ " حضور بوٹ پہنے هوے اندر تشریف لے آئیں " چنانچہ متولي صاحب بہادر اور مجسٹریٹ صاحب بہادر مسجد کے دالان میں ٹہلتے رہے - جو کچھہ گفتگو اسوقت دونوں صاحبوں میں هوئي اوسکے متعلق اس سے زیادہ نہیں معلوم هوا کہ :

میان طالب و مطلوب رمزے است

اس خفیہ پخت و پز سے شہر کے مسلمانوں میں تشویش پھیل گئي ' اور یہ ظاهر هوگیا کہ مسجد کا شرقي حصہ طلب کیا جارہا ہے ' اور متولي صاحب بھي راضي معلوم هوتے هیں - اهل شہر نے متولي صاحب کي خدمت میں بیشمار مرتبہ جا کر صداے احتجاج بلند کي ' لیکن جب متولي صاحب نے بالکل پورا وعدہ کي تو دردمند مسلمانوں نے حتی الوسع خود هي کوشش شروع کردي ' مگر ایسي حالت میں جبکہ طبیب نے مریض کو فرشتۂ موت کے حوالہ کردیا هو اوس مریض کي ساري دوا و دوش بیکار هي ثابت هوگي - بہر حال مسلمانوں کے شور اور غوغا

و تشویش و اضطراب کا یہ نتیجہ ہوا کہ گورنمنٹ کی خدمت میں میموریل بھیج دیا گیا ' لیکن اس درمیان میں جو کچھہ مقامی حکام اور متولی کے مابین پخت و پز جاری رہی اس کا علم کسی مسلمان کو نہیں ہوا - جب کبھی کسی نے آکر دریافت کیا تو اُن سے کہدیا کہ " تم اطمینان رکھو مسجد کا کوئی جز نہ دیا جایگا " جب ایسا صریح وعدہ مسلمانوں سے کیا جا چکا تھا تو وہ بیچارے کیوں نہ مطمئن ہوتے ؟ اُنکو کیا خبر تھی کہ متولی کی فیاضی خانہ خدا کو گرانے کے لیے گورنمنٹ کے حوالہ کرنے سے دریغ نہ کریگی -

۳۰ جون سنہ ۱۹۱۳ع کو صاحب مجسٹریٹ کے حکم سے با ضابطہ متولی مذکور کو بلاکر زر معارضہ کا فیصلہ سنا دیا گیا - اور یہ وعدہ لے لیا گیا کہ یکم جولائی سنہ ۱۹۱۳ع یعنے تاریخ انہدام مسجد کے بعد زر معارضہ کی عام مسلمانوں کو اطـــلاع دی جائے - متولی صاحب نے یہ بھی وعدہ کیا کہ " حضور جز و متنازع کو بے خوف و اندیشہ منہدم کرادیں میں ذمہ داری کے ساتھہ یقین دلاتا ہوں کہ کچھہ مزاحمت نہ ہوگی " چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ یکم جولائی سنہ ۱۹۱۳ع کو علی الصباح خانہ خدا کی دیواریں گرنے لگیں - لحظہ بھر میں یہ خبر تمام شہر میں پہونچگئی ' ہزارہا مسلمان مضطربانہ متولی صاحب کے در دولت پر جاتے تھے' اور لوٹ آتے تھے - متولی صاحب بہادر اوس روز صبح ہی سے رو پوش ہوگئے تھے - مجمع نے زیادہ آہ و بکا کی تو مکان سے باہر تشریف لائے - ستم رسیدوں نے بہت کچھہ اپنے دلی جذبات کا اظہار کرنا چاہا ' لیکن دربار مشیخت سے سب کے واسطے ایـک ہی حکم جاری تھا کہ " ہم کسی سے بات کرنا نہیں چاہتے اور نہ کسی کا آنا ہم کو پسند ہے " آخر ایک معزز گروہ نے جاکر یہ عرض کیا کہ " آپ چونکہ متولی ہیں اس وجہ سے آپکا ساتھہ ہونا ضروری ہے - چلیے ہم صاحب مجسٹریٹ سے عرض کرینگے کہ ہمارے میموریل کے جواب تـک اس کارروائی کو ملتوی رکھا جاے یا کم از کم ہمکو چھہ گھنٹہ کی مہلت دیجائے ' تاکہ ہم بذریعـہ تار وایسراے کی خدمت میں استصواب کریں " - جواب ملا کہ " ہم آج سے مسجد کے کسی معاملہ میں دخل دینا نہیں چاہتے اور آپکو بھی باز رہنے کا مشورہ دیتے ہیں

ہم کو یہ سن کر کس قدر قلق ہوا ہے جبکہ مولانا عبد القادر صاحب آزاد سبحانی پرنسپل مدرسہ الہیات کانپور مع چند اپنے معزز احباب کے بغرض تفتیش حالات اور مشورہ کے تشریف لے گئے ہیں ' تو لائق متولی نے اُن سے بایں الفاظ کہدیا کہ " تم سے ہم باتیں کرنا نہیں چاہتے' تم یہاں سے چلے جاؤ " وہ بیچارے نہایت افسردہ دل اور غمگین ہوکر چلے آئے - اہل محلـہ نے جب ایسی سرد مہری دیکھی ' اور اونکو بھی بارہا التجا کرنے پر نہایت سخت و بیجا جوابات ملے تو فرط رنج و الم میں اون لوگوں نے اپنا کاروبار بند کرنا شروع کردیا - بساطخانہ کا نصف بازار بند ہوگیا تھا ' اور قریب تھا کہ سارے شہر میں یہی بندش عام ہو جاے ' مگر متولی صاحب بہادر نے کسی مخفی قوت کے بھروسے پر نہایت تحکمانہ لہجہ میں کہلا بھیجا کہ " اگر تم لوگ دکانیں بند کروگے تو ابھی بند ہوا کر جیلخانے میں بھیجدیے جاؤگے "

نا تجربہ کار سیدھے سادے مسلمانوں کے وحشت زدہ دلوں پر اس کا فوری اثر یہ ہوا کہ وہ جلدی جلدی پھر اپنی دکانیں کھولکر بیٹھہ گئے - ۱۲ - اور ایک بجے کے درمیان ہزارہا مزدور مسلمان ملوں سے روتے بھاگتے گئے ' اور مجنونانہ متولی صاحب کی خدمت میں اپنے جذبات کا علانیہ اظہار کیا - جب متولی صاحب نے دیکھا کہ اوس ذمہ داری میں جو حکام کی رضا جوئی کے لیے کی گئی تھی اب فرق آیا جاتا ہے ' اور مسجد شکنی کے معارضے میں رضامندی کا جو تمغاے زرین ملنے والا ہے وہ بھی ہاتھہ سے جاتا ہے - تو اونہوں نے بالاعلان ہزارہا مسلمان مزدوروں کے درمیان میں کھڑے ہوکر کہا کہ " تم بالکل نہ گھبراؤ ہم صاحب کلکٹر سے کہہ کر تمہاری مسجد کل ہی بنوا دینگے - ہم پر تم پورا پورا اطمینان رکھو " غرضکہ ایسے ہی اور چند تسلی آمیز کلمات کہہ کر اونکے جوش کو سرد کرکے واپس کیا گیا - تقریباً ۴ - بجے عیدگاہ میں چند دیگر با اثر مسلمانوں کی راے سے ایک عظیم الشان جلسہ ہوا - ہزارہا مسلمان شریک تھے ' لیکن متولی صاحب بہادر اور اونکے رفقا میں سے کوئی بھی شریک جلسہ نہ ہوا - اِن تمام واقعات کو گذرے ہوئے آج بیس روز ہو چکے ہیں' تمام مسلمانان شہر اس بات کے خواہشمند ہیں کہ اگر وقت پر کوئی جائز مدافعت نہ ہوسکی تو اب قانونی کارروائی کے لیے بہت کچھہ گنجایش ہے' ہر قسم کی مالی اور جسمانی امداد کو طیار ہیں ' لیکن متولی صاحب نے برابر امروز و فردا کا حیلہ حوالہ کرکے اس وقت تک کوئی جلسہ' کوئی کارروائی ' کوئی عذر داری' کسی قسم کی حرکت تحفظ مسجد کے لیے نہیں کی - ہمکو تحقیق سے معلوم ہوچکا ہے کہ وہ کسی قسم کی کوشش یکم جولائی کے واقعہ کے خلاف نہیں کرنا چاہتے ہیں ' بلکہ وہ اپنے اس فرض کو پورا کررہے ہیں کہ مسلمانوں کا جوش قطعی سرد ہوجاے ' اور آسانی سے اپنی اوس وعدہ کو جو اظہار اخلاص و عقیدتمندی کے لیے بارگاہ حکومت میں کیا ہے پورا کرکے خدا کے ساتھہ جو وعدہ ہے اُس کو بھول جائیں -

اب سوال یہ ہے کہ مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے ؟ کیا خاموشی سے مسجد کے صحن محراب اور ممبر ( خاکم بدہن ) گرائے جانے کا انتظار کریں ؟ یا متولی کے ہات میں اپنی موت و حیات کا فیصلہ دیدیں ' جبکہ یہ موا عید بالکل خاک میں مل چکے ہیں ( کہ متولی اوسکی حفاظت کرینگے ) تو ہم نہیں سمجھتے کہ کون سی وجہ ایسی مانع ہے کہ مسلمان اس معاملہ کو متولی مذکور سے اپنے ہات میں نہیں لیتے' اور متولی کو منصب تولیت سے کیوں نہیں علحدہ کردیتے ؟ خدا کا گھر ہے' ہر مسلمان پر اوس کی حفاظت اور نگہبانی فرض ہے - ہماری راے ہے کہ مسلمان متفقہ طور پر ایک جلسہ عام میں اون کو تولیت سے علحدہ کرکے کوئی لائق اور متدین متولی منتخب کرلیں ' اور جدید متولی کے ذریعہ سے اپنی تمام کوششوں کو کام میں لائیں - آج تـک مسجد کی آمد و خرچ کا حساب کسی مسلمان کو نہیں سمجھایا گیا - مجبور کیا جائے کہ اوسکو متولی جو ابھی تـک اسی عہدہ پر قائم ہیں چھپواکر عام مسلمانوں میں تقسیم کردیں - مسجد کی جایداد جس پر تمام تر متولی کے رفقا ایک براے نام کرایہ پر آباد ہیں خالی کرا کے دوسرے کرایہ دار آباد کیے جائیں - نئے متولی کا فرض ہوگا کہ مسجد کی ترقی کے لیے اوس کے کسی مفید پہلو کو نظر انداز نہ کرے - اگر مسلمانان کانپور میں ذرا سی بھی حس و حرکت اور جرأت نہیں ہے ؟ وہ خدا کے معاملہ میں بھی انصاف جوئی سے ڈرتے ہیں ؟ تو اُنکو سمجھہ لینا چاہیے کہ دنیا میں جو کچھہ اُن کو رو سیاہی نصیب ہوئی ہے' اور تا قیامت جس طرح وہ یاد کیے جائینگے اوس سے آنیوالی نسلیں بھی ہمیشہ بجاے فاتحہ کے ملامت بھیجا کرینگی - اُوس دن جب تمام تاجداروں ' جباروں اور بڑے بڑے متکبروں کے سر جھک جائینگے ' احکم الحا کمین عدل و انصاف کے پر جلال تخت پر متمکن ہوگا ' لمن الملک الیوم ؟ کی بارعب صدا کے بعد للہ الواحد القہار کا حکم سنایا جائیگا ' اُس وقت وہ لوگ جو دنیا کی ذراسی جھوٹی عزت اور بے حقیقت قوت کے بتوں کے آگے سر بسجود ہوکر خدا کی قدرت کی پروا نہیں کرتے ہیں کیا جواب دینگے ' اور اپنے خدا کو کیا منہ دکھائینگے ؟

مسلمانو ! خدا سے ڈرو ' اوسکی رسی کو مضبوطی سے پکڑلو اور اوس کے گرتے ہوے گھر کو بچالو - تم اوس کے ایک گھر کو بچالو ' خدا تمہارے کروڑوں گھرونکو بچا لیگا -

# تاریخ حیات اسلامیہ

## کا ایک ورق

## زر اعانۂ مہاجرین

( از جناب حکیم سید شاہ محمد الیاس صاحب
پریسیڈنٹ انجمن ہلال احمر - نوادہ )

مبلغ ایک سو چالیس روپیہ بیمہ اعانۂ مہاجرین کیلیے ارسال خدمت ہے - یہ رقم مقام اکبر پور وجہت وغیرہ سے وصول ہوئی ہے -

ایک منی آرڈر مبلغ نو روپے اور کچھہ آنوں کا میں آپ کے پاس بھیجتا ہوں - آپ نے اعلان کیا ہے کہ اب الہلال کی قیمت ایک سال کی صرف آٹھہ آنہ ہے - اگر ابھی یہ قاعدہ جاری ہو تو مبلغ آٹھہ روپیہ ایک سال تک کے الہلال کی قیمت لے لیجیے ' اور میرا نام خریداران الہلال میں درج کر لیجیے - اور اگر کچھہ توقف ہو تو عموماً آٹھہ روپے جو آپ کے اخبار کی قیمت ہے وصول کر لیجیے - اس صورت میں آپ کے اعلان سے میں غالباً مستفید نہو سکونگا - بقیہ ایک روپیہ اور کچھہ آنے اعانۂ مہاجرین میں شامل کرکے شایع فرما دیجیے -

( از جناب مہدی حسن صاحب قصبہ کرتپور ضلع بجنور )

مبلغ سو روپیہ بذریعہ ایک قطعہ نوٹ کے بیمہ و رجسٹری کراکر روانہ خدمت عالی ہے - اعانہ مجروحین ترک میں جملہ صاحبان ساکنان قصبہ کرتپور ضلع بجنور کی طرفسے فی الفور روانہ قسطنطنیہ فرما دیجیے - یہ روپیہ مجروحین کے خورد و نوش میں صرف کیا جائے -

( از جناب ابراہیم صاحب - بھیرندی ضلع تھانہ والس میل )

اٹھارہ روپے ارسال ہیں - اخبار الہلال کی سالانہ قیمت آٹھہ روپیہ اور دس روپیہ امداد مہاجرین ترک کے چندہ میں داخل فرمائیں -

( از جناب شیر دل خان صاحب اپیل نویس صدر
عدالت ڈیرہ اسمعیل خاں )

مبلغ پندرہ روپیہ براے امداد مجاہدین و مہاجرین سلطنت عثمانیہ آپ کی خدمت میں آج بھیجے جاتے ہیں - امید ہے کہ اور امدادی روپیہ کے شامل آپ منزل مقصود تک پہونچا دینگے - عند اللہ اجر عظیم ہوگا - برگ سبز درویشونکا تحفہ ہے اور اللہ تعالی نعم المولی و نعم النصیر ہے -

## کشمیر کانفرنس کے متعلق اطلاع

مسلمانان کشمیر کی جو تعلیمی کانفرنس " سری نگر " میں منعقد ہونے والی ہے ' بذریعہ اس اعلان کے اطلاع دی جاتی ہے کہ اس کانفرنس کے اجلاس سری نگر میں زیر صدارت آنریبل جسٹس مولوی شاہ دین صاحب - جج چیف کورٹ پنجاب ۱۹ - ۲۰ - ۲۱ - ستمبر کو قرار پاے ہیں ' جو اصحاب کانفرنس میں شرکت فرمالیں گے ان کی قیام وغیرہ کا انتظام انجمن نصرۃ الاسلام سری نگر نے اپنے ذمہ لیا ہے - مزید حالات دریافت کرنے کے لیے مولوی تصدیق اللہ صاحب جنرل سکٹری انجمن نصرۃ الاسلام سے خط و کتابت کرنی چاہیے -

خاکسار افتاب احمد
آل انڈیا محمڈن ایجو کیشنل کانفرنس

## فہرست زر اعانۂ مہاجرین عثمانیہ
## ( ٦ )

| | پائی | آنہ | روپیہ |
|---|---|---|---|
| جناب محمد حسین صاحب | ۰ | ۰ | ۸ |
| بذریعہ جناب شاہ عبد الغنی صاحب وکیل - سید پور - غازی پور | ۰ | ۱۳ | ۲۱ |
| جناب حکیم محمد افضل عاسم صاحب - سکندر آباد - بلند شہر | ۰ | ۰ | ۲۵ |
| جناب فیروز الدین صاحب اٹرنیری اسسٹنٹ ڈیرہ اسمعیل خان | ۰ | ۰ | ۵ |
| جناب عبد الرحمن خانصاحب - امر تسر | ۰ | ۰ | ۱۳ |
| جناب غلام نظام الدین صاحب موضع جانا - پٹنہ | ۰ | ۰ | ۷ |
| جناب فیض بخش صاحب اترو می | ۰ | ۰ | ۲۰ |
| بذریعہ جناب احمد رضا صاحب | ۰ | ۰ | ۱۵ |
| جناب تحسین حسین خانصاحب | ۰ | ۰ | ۸ |
| ایک بزرگ | ۰ | ۱۵ | ۱ |
| جناب متاع الدین احمد صاحب | ۰ | ۵ | ۱ |
| جناب حافظ عبد الغفور صاحب و قمر الدین صاحب - نوادہ | ۰ | ۱۲ | ۵ |
| ایک بزرگ جنکا نام ظاہر کرنے کی اجازت نہیں | ۰ | ۰ | ۵ |
| جناب محمد عبد القادر صاحب - کلہ | ۰ | ۰ | ۴ |
| جناب محمد حسین صاحب کنجو - مظفر پور | ۰ | ۰ | ۸ |
| جناب عزیز محمد خانصاحب پربھنی دکن | ۰ | ۰ | ۸ |
| جناب سردار علی صاحب کورٹ انسپکٹر حصار | ۰ | ۰ | ۴ |
| جناب شمشیر علی خانصاحب ہیڈ کانسٹبل پولیس | ۰ | ۰ | ۲ |
| جناب عبد الرحمن صاحب کانسٹبل پولیس | ۰ | ۰ | ۱ |
| جناب اسحاق حیدر صاحب | ۰ | ۸ | ۰ |
| جناب احمد حسین کانسٹبل | ۰ | ۴ | ۰ |
| ایک بزرگ | ۰ | ۴ | ۰ |
| جناب ممتاز علی صاحب | ۰ | ۴ | ۰ |
| جناب جگندل لعل صاحب | ۰ | ۴ | ۰ |
| بذریعہ جناب فخر الرحمان خانصاحب جیلخانہ چرکہاری | ۰ | ۰ | ۱۵ |
| جناب ڈاکٹر محمد محمود عالم صاحب | ۰ | ۰ | ۳۰ |
| جناب طفیل محمد صاحب مدرس | ۰ | ۰ | ۸ |
| جناب خواجہ محمد خلیل صاحب - گیا | ۰ | ۱۱ | ۳۱ |
| جناب محمد اسمعیل صاحب سوداگر پارچہ بنارس | ۰ | ۲ | ۸ |
| جناب شیخ ولی محمد عباسی صاحب میواز | ۰ | ۰ | ۱۷۹ |
| جناب محمد یوسف صاحب تاجر - گھوگھا - بھاگلپور | ۰ | ۰ | ۲ |
| ایک بزرگ جنکا نام پوچھا نہیں گیا | ۰ | ۳ | ۳۴ |
| بزرگان کرتپور ضلع بجنور بذریعہ جناب مہدی حسن صاحب | ۰ | ۰ | ۱۰۰ |
| جناب سید حسام الدین صاحب حیدر آباد | ۰ | ۰ | ۸ |
| بذریعہ جناب حکیم سید شاہ محمد الیاس صاحب - نوادہ ضلع گیا | ۰ | ۰ | ۱۴۰ |
| جناب نجم الحسین چودھری - سلہٹ | ۰ | ۰ | ۲۳ |
| میزان | ۰ | ۵ | ۷۱۷ |
| سابق | ۰ | ۶ | ۶۶۳۰ |
| کل | ۰ | ۱۱ | ۷۳۴۷ |